دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجایز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر اور نعمت وبلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا رہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت وہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتون اور

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازان عالیجناب

مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عـہ
معاونین درجہ اول جن کو عا پر اخبار کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صہ
معاونین درجہ دوم جن کو ۸ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	ہے
عام قیمت مابعد	للعہ
قیمت فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مین نہین ملسکیگا۔ رسید زر اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے۔ مینجر

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے مین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۲ بار آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار رہا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا فرماتے ہین۔

کرکتہ عاجز محمد حسین احمدی

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

نان ضمانت حاضر شہر شیکاگو کے پادری جان فاکن صاحب پر اُن کی زوجہ مکرمہ نے نالش دائر کی کہ پادریصاحب نے بلاوجہ مجھے خرچ وغیرہ دینا اور ملنا چھوڑ دیا ہے پادریصاحب ساڑھے چار ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا کئے گئے مقدمہ چل رہا ہے۔

خانہ برباد کوتھ کونٹی کے پادری ہیڈگیٹ مین صاحب نے اپنی بیوی کو چوٹھے کی کہ یدنی (جو غالباً گرم ہوگی) ایسے زور سے دے ماری کہ بیچاری کا دم نکل گیا اس کے بعد پادری صاحب نے اُسترے کے ساتھ اپنی زندگی کا بھی خاتمہ کر دیا۔ شادی ہوئے ابھی نو ماہ ہی گزرے تھے معلوم نہیں کہ وہ کیا بات تھی جس کی وجہ سے پادری صاحب کی یہ خانہ بربادی ہوئی۔

طلاق شہر سینٹ لوئیس کے پادری ولیم پی جانسن کی بیوی نے واعظ صاحب کے مظالم سے تنگ آکر اور پادری صاحب کی بدسلوکیوں کا ثبوت دیکر طلاق قانونی حاصل کی۔

ہر دو گرفتار شہر فیسنگ کے پادری رے نلڈس صاحب اور ان کے گرجہ کی باجا بجانیوالی کنواری مس دیبہ ہر دو اچانک اپنے شہر سے بھاگ گئے اور کولمبس میں گرفتار ہو گئے لیکن ان کا نکاح ہو چکا ہے ہر دو کا بیان ہے کہ اس کا موجب پادری صاحب کی پہلی بیوی ہے۔

چور پادری پادری چیمبر کار صاحب پر عدالت بالٹی مور میں مقدمہ چلایا گیا۔ وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ پادری صاحب نے ایک گھڑی چرائی ہے۔ شہادت پیش کی گئی ہے۔

بدچلن پادری شہر لوارن کے پادری ولیم برنیز صاحب بدچلنی کی وجہ سے جو کہ نوجوان دو لڑکیوں کے سامنے ظہور میں آئی تھی ایک سال کے واسطے عہدہ پادری پنے سے معطل کئے گئے۔

معقول گاہک شہر ڈی ٹرائیٹ کے پادری بارڈ صاحب اپنے شہر سے غائب ہیں اور اسی شہر کے شراب فروش لیہر کی بیوی بھی غائب ہو گئی ہے پادری صاحب اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے چکے ہوئے ہیں اور اس مطلقہ کا بیان ہے کہ پادری صاحب کئی ایک شادی شدہ عورتوں کے ساتھ عشق محبت کا تعلق رکھتے تھے اور ان میں سے ایک شراب فروش کی بیوی تھی مطلقہ کا بیان ہے کہ میں نے شراب فروش کو جتلا دیا تھا کہ پادری صاحب تمہاری بیوی پر بھی نظر شفقت رکھتے ہیں۔ مگر وہ کہنے لگا کہ میں پادری کو اپنے ہاں آنے سے روک نہیں سکتا کیونکہ میرے شراب خانہ کے معقول گاہک ہیں۔

قاتل پادری شہر گلاس پورٹ کے پادری بکار صاحب اسی پران کے ریوڑ کی ایک بھیڑ زوجہ کریو جیوسکی نے ان پر نالش کی ہے کہ پادری صاحب نے میرے خاوند کو قتل کر دیا ہے اس کے عوض میں مجھے ڈیڑھ لاکھ روپیہ دلایا جاوے پادریصاحب ریل پر جاتے ہوئے شہر بریڈاک میں گرفتار ہوئے اور جیل خانہ میں رکھے گئے تھے۔

ناجائز حملہ شہر پیوریا کے پادری گگ صاحب نے ایک چھوٹی لڑکی پر ناجائز حملہ کرنے کی کوشش کی مقدمہ عدالت میں پیش ہوا۔ پادریصاحب نے پہلے جھوٹھ بولا اور انکار کیا۔ پھر لاچار اقرار کیا اور ۵۰ روپیہ جرمانہ ادا کر کے رہا ہوئے۔

ایک بد عادت شہر اُوٹی کا کے پادری گے صاحب کو عادت تھی کہ لوگوں کے گھروں میں جاکر کھڑکیوں میں سے ایسے وقت جھانکا کرتے تھے جب کہ عورتیں کپڑے اتارا کرتی تھیں شکائت عام ہونے پر گرجہ کی کمیٹی نے پادریصاحب کو استعفےٰ دینے پر مجبور کیا۔

پادری صاحب اور نائن شہر الوین ولا کے پادری لیننگ صاحب ایک نائن کو ساتھ لے کر بھاگ نکلے۔ ان کے گرجہ کے ممبروں میں سنسنی پھیل رہی ہے کہ پادریصاحب نے یہ کیا کرتوت کیا

نتیجہ شراب نوشی شہر نیویارک کے مشرقی کوچہ ۱۸ میں پادری کون صاحب اور ایک عورت مری ہوئی پائی گئی۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ ہر دو آپس میں عشق و محبت کے خطوط لکھ چکے تھے اور شہر نیویارک میں ملاقات کا ایک وقت مقرر ہوا تھا مگر راستہ میں پادری صاحب اور ان کی ساتھی عورت نے شراب اس قدر پیا کہ جان نہ بچا سکے اور ایک ہوٹل میں جہاں عارضی قیام تھا ہر دو نے جان دیدی۔

ایک اور پادری صاحب شہر ییگی نا کے پادری مرے صاحب نے ایک صاحب ایسٹ مین کی عورت پر ناجائز حملہ کیا مقدمہ چل رہا ہے۔ دیکھئے کیا نتیجہ ہوتا ہے۔

توریت کا دوسرا حکم لاہینسی صاحب لکھتے ہیں کہ توریت کے اس احکام میں سے دوسرا حکم یہ ہے کہ تو اپنے لئے کوئی مورت نہ بنا نہ کسی چیز کی تصویر بنا خواہ اوپر آسمان پر ہے یا نیچے زمین پر ہے اس حکم پر کوئی عیسائی عمل نہیں کرتا ہاں مسلمان ہمیشہ اس ضروری حکم کی تابعداری کرتے ہیں۔

ناجائز اختیار اٹلی میں پوپ کو اختیار ہے کہ جتنی تاریں چاہے بلا اجرت ادا کرنے کے دیدیا کرے یورپ کے بعض اخبارات اس پر اعتراض کر رہے ہیں تاکہ پوپ کو کوئی حق حاصل نہیں ہے کہ مفت میں تاریں دیتا پھرے۔

اگستین عیسائیوں کا بڑا ولی اگستین گزرا ہے۔ اس کے زمانہ میں امریکہ کا براعظم دریافت نہ ہوا تھا وہ کہا کرتا تھا۔ کہ یہ صحیح نہیں کہ زمین دوسری طرف سے آباد ہو۔ اور دلیل یہ دیتا تھا۔ کہ اگر زمین دوسری طرف سے آباد ہو تو اخیر میں جب یسوع مسیح آسمان سے نازل ہوگا تو اُس طرف کے لوگوں کا کس طرح فیصلہ کریگا۔

اگر اگستین آج زندہ ہوتا تو دیکھ لیتا کہ مسیح نے مشرق میں بیٹھ کر مغربی کرے کے لوگوں کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ مثال میں ڈوئی کا واقعہ دیکھ لیا جائے۔

مذہب کیتھلک سے بیزاری شہر سال مونسنٹ ملک ہسپانیہ کے سینکڑوں مردوں اور عورتوں نے تحریری درخواست گورنمنٹ میں پیش کی ہے کہ ہم اپنے پرانے مذہب کیتھلک عیسویت کو ترک کرتے ہیں یہ نہیں معلوم ہوا کہ اس کے عوض میں اختیار کیا کیا ہے

کس کو مانیں اور کس کو چھوڑیں اخبار ٹرو تھ سیکر میں ایک صاحب لکھتے ہیں کہ چار انجیلیں ہیں۔ متی۔ مرقس۔ لوقا۔ یوحنا۔ یوحنا کہتا ہے کہ قبر پر ایک عورت آئی تھی متی کہتا ہے کہ دو آئی تھیں۔ مرقس کہتا ہے کہ تین آئی تھیں لوقا کہتا ہے کہ تین سے زیادہ تھیں اب بتاؤ کہ کس کو جھوٹھا کہیں اور کس کو سچا بتائیں۔ پھر مرقس کہتا ہے کہ وہ صبح کا وقت تھا اور یوحنا کہتا ہے کہ اندھیرا تھا لوقا کہتا ہے کہ دو فرشتے تھے۔ مرقس کہتا ہے کہ ایک ہی تھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح - مورخہ ۱۸-اپریل ۱۹۰۷ء - خدا کی تازہ وحی

۱۷-اپریل ۱۹۰۷ء - ۱- خدا دو مسلمان فریق مین سے ایک کا ہوگا - پس یہ پہوٹ کا ثمرہ ہے - ۲- انی مع الافواج اٰتیک بغتۃً

۳- انی مع اللّٰہ الکریم

۴- طوفان آیا وہی طوفان - شر آئی -

۱۱-اپریل ۱۹۰۷ء - ”دہلی مین واصل جہنم واصل خان فوت ہوگیا“

حکیم واصل خان دہلی کا تو فوت ہوچکا ہوا ہے - تفہیم یہ تھی کہ واصل خان نام ایک شخص کے عزیزون مین سے کوئی طاعون سے مرجائیگا کیونکہ جہنم کا لفظ دوسرے الہامات مین بھی طاعون کیلئے استعمال ہوا ہے یہ نشان بھی اپنے وقت پر پورا ہوکر ترقی ایمان کا موجب ہوگا -

۱۴-اپریل ۱۹۰۷ء - اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ

ترجمہ - مین دعا کرنیوالے کی دعا کو قبول کرتا ہون

۱۵-اپریل ۱۹۰۷ء - ۱- فتح ہے تمہاری - ۲- تمہارے نام کی

۳- اِنّ شانئک ھو الابتر - ۴- حدّ ظباۃ

۵- انت منّی بمنزلۃ موسیٰ - ۶- احمدؐ - غزنوی

(نہ معلوم کیا اشارہ ہے) ۷- پھر قرآن مجلد دیکھا اُس کی جلد پر شیرازہ کے قریب لکھا ہوا تھا - سلامٌ قولاً من ربّ رحیم

ایک خوشخبری

میرے دوستو! مدّت سے حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خدّام کے دل مین یہ آرزو تھی کہ مسجد مبارک کی وسعت کی کوئی راہ نکل آوے - سوالحمدللّٰہ کہ وہ خدا جو ہرطرح کی تائیدین اور نصرتین اس سلسلہ کے شامل حال کر رہا ہے اس نے ہماری اس آرزو کو بھی پورا کر دیا اور کل مسجد خورد کے ساتھ جو جگہ ہے وہ خرید لی گئی اور اس مین یہ حکمت الٰہی معلوم ہوتی ہے - کہ چونکہ بڑے بڑے نشانون کے ظہور سے خلقت کا رجوع اب پہلے کی نسبت بہت زیادہ ہو رہا ہے اور آئندہ انشاءاللہ تعالیٰ اور بھی اس مین ترقی ہوگی - جیسا کہ یاتون من کل فج عمیق وغیرہ الہامات کے دوبارہ ہونے اور فتح کی بشارات سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے - اس لئے اُن آنے والون کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کو بھی وسیع کر دیا تاکہ اگر جلسون مین نہین - تو کم از کم روز کے آنیوالے مہمانون کے لئے اس مسجد مین گنجائش ہوسکے اور وہ سب حضرت امام کی زیارت سے باسانی شرف ہوسکین اور آپ کے کلمات طیبات سے متمتع ہوسکین - پہلے ہماری مسجد مین صرف تیس یا زیادہ سے زیادہ چھتیس آدمی آسکتے تھے مگر اس نئے حصّہ کے ساتھ ملنے سے اب انشاءاللہ ڈیڑھ سو پونے دو سو آدمی کے نماز پڑہنے کی گنجائش نکل آوے گی اب چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ جگہ دے دی ہے - لہذا اس کی عمارت کی تکمیل بھی جلدی کرنی ضروری ہے - اس کے لئے مین اب جماعت کے ان مخلصون کے سامنے اپیل کرتا ہون جو ہر سال یہان آتے اور اس مسجد کی وسعت کی ضرورت کو محسوس کرتے رہتے ہین کل تخمیناً ہمین چار ہزار روپیہ درکار ہوگا اور تعمیر مسجد مین مدد دینا اعلیٰ درجہ کے ثواب کا کام ہے - یہ رقم جتنی جلدی پوری ہو جاوے بہتر ہے -

خاکسار محمد علی

زلزلہ والی پیشگوئی پوری ہوئی - اخبار بدر مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء اور اس کے قریب کے دیگر اخبارات مین ناظرین ایک تازہ زلزلہ کی پیشگوئی پڑھ چکے ہین جس کے الفاظ یہ ہین ”ارادت زمان الزلزلۃ“ - اس کے مطابق شب درمیانی ۱۲ و ۱۳ اپریل ۱۹۰۷ء کو قریب ۱۱½ بجے کے پنجاب کے اکثر مقامات مین سخت زلزلہ محسوس ہوا - کوہاٹ سے مرزا عباس علی صاحب لکھتے ہین - ایک سخت دہکا زلزلہ کا آیا اور قریباً تین منٹ تک زمین حرکت کرتی رہی - سبحان اللہ ہمارے امام کی باتین لفظ بلفظ پوری ہو رہی ہین - غلام رسول حکیم صاحب گھیانہ ضلع جہنگ سے لکھتے ہین - کہ ہر چند مولوی ہمارے ہان کے وہابی جن کا دعویٰ اور فتویٰ تھا کہ اپریل ۱۹۰۴ء کے بعد کئی سال تک کوئی بڑا زلزلہ نہین آئیگا - شب گذشتہ کو بموجب پیشگوئی یہان بڑا زلزلہ آیا - آدمی سب جو سو رہے تھے - بھاگ کر مکانون سے باہر نکل آئے اور سخت گھبرا گئے - چڑیان گھونسلون سے گر پڑین - سید حامد شاہ سیالکوٹ سے ایسی ہی خبر دیتے ہین اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور برادر محمد حسین صاحب نے لاہور سے اس کے متعلق خبر دی ہے اور ایسا ہی دوسرے مقامات سے بھی سخت زلزلہ کی خبرین آئی ہین - کوئی ہے جو اس سے نصیحت حاصل کرے اور فائدہ اٹھائے -*

آپ کی توجہ درکار ہے - اخبار کی طرف - کہ آپ اس کیواسطے نئے خریدار بنانے کی کوشش کرین - ہنوز تعداد مین آپکی توجہ سے بہت ترقی ہوسکتی ہے خریدار بھی ایسے ہون جو بروقت قیمت عطا فرماوین

* خیرآباد ضلع پشاور سے عبداللہ نام ایک صاحب لکھتے ہین کہ ۱۲ اپریل ۱۹۰۷ء کو قریباً بارہ بجے رات کے سخت زلزلہ آیا ...

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

یستنبئونک احق ھو۔ قل ای وربی انہ لحق

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب ۔ السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ ۔ مدت سے آپ کے پرچہ اہلحدیث مین میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہی ہمیشہ مجھے آپ اپنے اُس پرچہ مین مردود کذاب دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہین اور دنیا مین میری نسبت شہرت دیتے ہین کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعوے مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہی۔ مین نے آپ سے بہت دُکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ مین دیکھتا ہون کہ مین حق کے پھیلانے مین مامور ہون اور آپ بہت سے افترا میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہین اور مجھے اُن گالیون اور ان تہمتون اور اُن الفاظ سے یاد کرتے ہین کہ جن سے بڑھکر کوئی لفظ سخت نہین ہو سکتا اگر مین ایسا ہی کذاب اور مفتری ہون جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ مین مجھے یاد کرتے ہین تو مین آپ کی زندگی مین ہی ہلاک ہو جاؤن گا کیونکہ مین جانتا ہون کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہین ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنون کی زندگی مین ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے تا خدا کے بندون کو تباہ نہ کرے اور اگر مین کذاب اور مفتری نہین ہون اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہون اور مسیح موعود ہون تو مین خدا کے فضل سے امید رکھتا ہون کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہین بچین گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھون سے نہین بلکہ محض خدا کے ہاتھون سے ہے۔ جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریان آپ پر میری زندگی مین ہی وارد نہ ہوئی تو مین خدا تعالیٰ کی طرف سے نہین یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہین بلکہ محض دعا کے طور پر مین نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔ اور مین خدا سے دعا کرتا ہون کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے۔ جو میرے دل کے حالات سے تو واقف ہے۔ اگر یہ دعوے مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہی اور مین تیری نظر مین مفسد اور کذاب ہون اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک مین عاجزی سے تیری جناب مین دعا کرتا ہون کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی مین مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین

مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتون مین جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہین تو مین عاجزی سے تیری جناب مین دعا کرتا ہون۔ کہ میری زندگی مین ہی ان کو نابود کر مگر نہ انسانی ہاتھون سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیون اور بدزبانیون سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دُکھ دیتا ہے آمین یارب العالمین۔ مین ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب مین دیکھتا ہون کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی وہ مجھے اُن چورون اور ڈاکُون سے بھی بدتر جانتے ہین جن کا وجود دنیا کے لئے سخت نقصان رسان ہوتا ہے اور اونہون نے ان تہمتون اور بدزبانیون مین آیت لا تقف مالیس لک بہ علم۔ پر بھی عمل نہین کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دُور دُور ملکون تک میری نسبت یہ پھیلا دیا ہی کہ یہ شخص درحقیقت مُفسد اور ٹھگ اور دوکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہی سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبون پر بد اثر نہ ڈالتے تو مین ان تہمتون پر صبر کرتا مگر مین دیکھتا ہون کہ مولوی ثناء اللہ انہین تہمتون کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہی اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہی جو تو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہی اس لئے اب مین تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب مین ملتجی ہون کہ مجھ مین اور ثناء اللہ مین سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ مین حقیقت مین مفسد اور کذاب ہی اس کو صادق کی زندگی مین ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت مین جو موت کے برابر ہو۔ مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین ۔ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین ۔ آمین

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہی کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ مین چھاپ دین اور جو چاہین اس کے نیچے لکھدین ۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ مین ہی۔

الراقم ۔ عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایّد

مرقومہ ۱۵- اپریل ۱۹۰۷ء مطابق یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

نیازنامہ بخدمت منشی عبدالحق صاحب

اکونٹنٹ پنشنر لاہور کوچہ کندیگران بر وفات منشی الہی بخش اکونٹنٹ مصنف کتاب عصاء موسیٰ

میرے مکرم ۔ السلام علیکم ۔

مجھے آپ سے اُنس ہی اور سچا اُنس ہے اور جو کچھ مین یہان لکھنے لگا ہون اُسی سچے انس کے باعث لکھتا ہون جو میرا دل آپ کے لئے محسوس کرتا ہے اس انس کیوجہ سے غالباً آپ بھی ناواقف نہین جو خود اسی ہدایت سے مجھے جناب مسیح کے طفیل ملا اس کے موجب آپ بھی ہین آپ ان چند واجب التعظیم احباب مین سے ہین جو مجھے عالیحضرت مرزا صاحب کی طرف لے گئے اور پھر وقتاً فوقتاً ابتدائے منازل سلوک کی مشکلات کے دفعہ کرنے مین آپنے مجھے ہمیشہ اپنے اس ذاتی علم سے مدد دی۔ جو آپ کو عالی حضرت جناب مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اور اونکے اخلاق اور ان کے تقدس کے متعلق حاصل تہا۔ اس لئے ھل جزاء الاحسان الا الاحسان پر کاربند ہوکر میرا فرض ہے کہ مین کلمہ خیر سے اس وقت دریغ نہ کرون۔

اس وقت آپ بفضلہ تعالیٰ دوست پروری اور دوستداری کی قیود سے خدائی ہاتھ کے ذریعہ آزاد کئے گئے ہین اور مین یقین رکھتا ہون کہ آپ اب ٹھنڈے دل کے ساتھ میری اس عرضداشت پر غور کرین گے۔

یہ تو آپ مان لین گے کہ انسان کا محاکمہ غلطی سے خالی نہین اور سعید انسان کا فرض ہی کہ اگر وہ خود ایک معاملہ مین غلطی کر جاوے تو پھر جب نئے واقعات صحیحہ ظہور پذیر ہو جاوین تو وہ اپنی خطا یافتہ محاکمہ کی ترمیم کرنے مین دیر نہ لگاوے ۔ منشی الہی بخش اکونٹنٹ صاحب عصاء موسیٰ اب اس جہان سے بذریعہ موت طاعون چلے گئے۔ ان کے متعلق آپکا ایمان تہا کہ وہ صاحب الہام اور مورد فیض ربانی ہین ان کو آپ کی تحقیق کے مطابق خدا تعالیٰ نے بمصداق ضرب المثل ہر فرعونے را موسےٰ اس زمانہ مین بزعم متوفی جناب مرزا صاحب کے فرعونی فتن کے دور کرنے کے لئے موسےٰ قرار دیا اور انکو عصاء عطا فرمایا تہا۔ آپ اس بات سے بھی واقف ہین کہ جناب احدیت مآب نے جناب مرزا صاحب کو بھی بقول ان کے موسےٰ کے

خطاب سے ہی مخاطب کیا ہے اور یہ امر کوئی منشی الٰہی بخش کے
تتبع مین نہ تھا بلکہ براہین مین مقدس مصنف براہین کا ایک
نام بھی ہے۔ جس کتاب کے اور جس کے مضامین کے مصدق
اور موید آپ اور آپ کا دوست سالہا سال تک رہ چکا ہے
اب آپ فرمائیے کہ دست قدرت نے کس کو موسی اور کس کو
فرعون ثابت کیا۔ نظری مباحثات اور منطقی قیاسات تو کسی نتیجہ
تک انسان کو جلد نہین پہونچا سکتے لیکن ہم اس بات کو کیا کرین
کہ جب تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ فرعون اور موسی کے
مقابلہ مین فرعون موسی کی زندگی مین ہلاک ہوا۔ اور جناب موسیٰ
اس کے بعد دنیا مین رہے۔ اب منشی الٰہی بخش اور جناب مرزا صاحب
ایک میدان مین نکلے۔ وہ دونون ایک دوسرے کے مقابل مین تھے

طاعونی طوفان کی طغیانی کوئی نیل کے طوفان سے کم نہین جس

طرح جناب موسے اور فرعون طوفان نیل مین سے دونون گزرے
اسی طرح ان دونو مدعیان کے ارد گرد بھی طوفان طاعون زور
وشور مین ہے۔ اب آپ خود ہی فرما دین کہ کون اس طوفان مین
غرق ہوا۔ اور کون صحیح سلامت اس وقت تک ہے۔ میرے
نزدیک تو آپ جیسے ذوق والے کے لئے یہ امر فیصلہ کُن ہے
دیگر واقعات یا حالات یا مسائل یا مذہبی مباحثات کے ذریعہ
صحیح نتیجہ کی امید رکھنا محال ہے۔ اول تو صحیح علم کا حاصل
ہونا ہی مشکلات سے ہے اور پھر صحیح علم کے بعد صحیح نتیجہ نکالنا
بھی دشواری سے خالی نہین۔ اس لئے مین نے آپ کے سامنے
یہ موٹی سے موٹی بات پیش کی ہے۔ کیا آپ نے کبھی اس امر پر
غور نہین کیا کہ کیا وجہ ہے کہ جو حضرت اقدس کے مقابل آیا وہ
اٹھایا گیا۔ آپ ان ایام مین جب مین آپ کی معلومات متعلق
حضرت اقدس سے فیض اندوزی کرنے کے لئے آپ کی خدمت
مین حاضر ہوا کرتا تھا اکثر یہ کہا کرتے تھے کہ جناب مرزا صاحب کی
صداقت کا ایک ہی کافی نشان ہے اور وہ یہ ہے اس کے مخالف
اس کی زندگی مین ہلاک ہو جائین گے۔ اب آپ کے دوست
نے بھی اُسی فہرست مین ایک نام کی اور ایزادی کر دی۔ لہذا
اگر آپ کی ہی مذکورہ بالا دلیل کچھ وزن رکھتی ہے تو آپ خود ہی
غور کر لین کہ وہ تین صد کے قریب مولوی جنہون نے ۱۸۹۱ء
مین اشاعۃ السنہ والے فتوے کفر پر مُہرین لگائین تھین ان
مین سے کس قدر آج زندہ ہین اگر آپ تحقیق کرنا چاہین۔ تو
مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ ان مین سے بمشکل انگلیون پہ
ہی اس وقت آپ بعض ملا گن سکین گے۔ جو کسی مصلحت ربی
کے ماتحت زندہ ہین ورنہ سب خائب وخاسر ہو گئے اور ان
مین سے بعض کو وہ شرمناک موتین نصیب ہوئین۔ کہ جو
ان کے ادعائے مولویت کے شایان حال نہ تھین۔ وہ
لودیانہ کے چار بھائی مولوی جو کفر مین اس قدر غلو کرتے
تھے کس ذلت کی موت سے مرے۔ پھر اسمٰعیل علیگڈھی
ہے۔ نذیر حسین دہلوی۔ رشید احمد گنگوہی۔ غلام دستگیر
قصوری۔ چراغدین جمونی۔ رُسل بابا امرتسری۔ راجہ
جہانداد خان گکھر۔ ملا احمد پشاوری۔ آتھم امرتسری
امریکہ کا ڈوئی۔ اور ایسا ہی صدہا اور لوگ ہین جن کا
اب نام ونشان نہین وہ ہلاک ہوئے اور عجب بات یہ
ہے کہ ان کا کوئی قائم مقام بعد مین نہ رہا۔ آپ کو کیا کبھی
بھی یہ خیال نہین آتا کہ جناب مرزا صاحب کے دن بدن
کیون ترقی ہو رہی ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ وہ اسباب کیون
مہیا کرتا جاتا ہے۔ کہ جس کے ذریعہ اس کی اشاعت
عالمگیر ہو جاوے اور بالمقابل اس کے مخالف جس قدر
ہین اگر وہ اپنی ذات سے کچھ کر سکین تو کر سکین ورنہ ان
کا کوئی مددگار ومعین نہین ہوتا اور انکو کسی قسم کی قلمی یا
درمی مدد نہین ملتی کیون فتوحات کے ابواب مرزا صاحب
پر کھلتے جاتے ہین کیون لوگ اپنے مالون کو جانون کو
اور اپنی معلومات کو اور اپنی تعلیمون کو اس کے راہ مین قربان
کرتے ہین اور کیون اس کے مخالفین کی امداد مین زمانہ
کھڑا نہین ہوتا۔ حالانکہ زمانہ کا زیادہ حصہ ہم سے مخالفت
رکھتا ہے۔ آپ اسی مشن کی بابت غور کرین جس کو آپ کے
دوست الٰہی بخش نے قائم کیا ان کے ہمراہ کس قدر ہوئے
اور خود ان کو کس قدر جرأت اور یقین اپنے آپ پر تھا
جب لاہور کے علماء نے ان کے برخلاف کفر کی طیاریان
کین تو پھر انکو کہنا ہی پڑا کہ ان کو اپنے الہامات کے متعلق
خود قطعی علم نہین کہ ان کا مفہوم ومصداق کیا ہے پھر انکے الہامات
اور دعاوی کے مصدق کس قدر پیدا ہوئے اور جو دوست پیروی
کے لحاظ سے چند آدمی تھے بھی تو وہ کتنی جلدی اُٹھائے
گئے۔ سید فتح علیشاہ۔ خواجہ امیر الدین صاحب وغیرہ آخر
الٰہی بخش صاحب کے دعاوی کے بعد بہت ہی جلد رخصت ہو
گئے۔ حافظ محمد یوسف کو خدا تعالیٰ نے مختلف قسم کی ناکامیان
دیکھنے کے لئے زندہ رکھا جن کا مزا وہ بہت حد تک چکھ
بھی رہے ہین۔ یہی چند ایک مددگار منشی الٰہی بخش کے تھے
آپ کے سوا آپ مجھے بتلا سکین گے کہ عصاء موسے والے کے ہم
آواز اور اس کی ذاتی عقاید اور دعاوی کے موید کس قدر دنیا
مین پیدا ہوئے اور خصوصاً اب وہ مشن کہاں ہے جسے الٰہی بخش
صاحب دنیا مین لائے۔ کیا اس وقت ایک بھی متنفس ہے
جو اس مشن کو جاری رکھے۔ بالمقابل جناب مسیحیت مآب کے
متعلق آپ کو ان کا وہ زمانہ یاد دلاتا ہون کہ جب آپ ان کے
دار المہام تھے اور حضرت اقدس کو براہین کے متعلق ایک اشتہار
کو انگریزی زبان مین ترجمہ کرانا منظور تھا۔ آپ خود ہی مجھے
فرمایا کرتے تھے کہ آپ کو کس قدر دقتون کا سامنا ہوا تھا اور کن
مشکلات کے بعد آپ نے ایک اشتہار کا ترجمہ کروایا۔ پھر اس کے بعد
۱۸۹۴ و ۱۸۹۵ء کا زمانہ آیا اور پھر جب ایسی قسم کے ایک پمفلٹ
کو انگریزی مین ترجمہ کرنے کی ضرورت پڑی تھی جس کو مین ترجمہ
کرنے کے بعد بطور مشورہ میان الٰہی بخش کے پاس لیگیا
تو انہون نے کئی دن اسی مشورہ مین لگا دئے۔ وہ بھی زمانہ
گذر گیا اور اب جب حضرت اقدس کو بلاد غربیہ مین اپنی اشاعت
منظور ہوئی تو پھر آپ نے دیکھا کہ اس ارادہ سے کئی سال پہلے
ہی تعلیم یافتہ اور انگریزی دان اہل قلم حضرت کے قدمون
مین آ بیٹھے یہ وہ لوگ ہین جن کی قلم کا لوہا خود یورپ مین مصنفین
نے مانا اور جن کی زبان دانی انگریزی پر خود اہل زبانون
نے عش عش کیا اب بتلاؤ حضرت اقدس کی اشاعت میں
اور پھر خود اسلام کی اشاعت مین زبان انگریزی کے
ذریعہ جس قدر اشاعت تصانیف قادیان مین ہو رہی ہے،
وہ دنیا کے کسی اور مرکز سے کہان ہوتی ہے۔ ماسٹر اللہ دین
لاہوری کا ترجمہ اشتہار براہین پر تامل کرنے کا زمانہ یاد کرو
اور یہ زمانہ دیکھو کیا آپ جیسے غور اور فکر کرنے والے کے
لئے کوئی عبرت کا مقام نہین۔ کیا آپ نہین دیکھتے کہ جس قسم
کی ضرورت اس مقدس انسان کو لاحق ہوتی ہے یا ہونیوالی
ہوتی ہے اس ضرورت کے پورا کرنے کے سامان رحمان
خدا ضرورت کے لاحق ہونے سے پہلے ہی پیدا کر دیتا ہے کیا
آپ نے مقدمات کے حالات نہین دیکھے کہ ان مقدمات
کے پیدا ہونے سے پہلے ہی قانون دان غلام مسیح کی خدمت
مین خدا تعالیٰ نے پیدا کر دئے پھر مالی ضرورت کو خدا تعالیٰ
نے کیسا پورا کیا۔ میرے معظم منشی صاحب آپ مرزا صاحب
کے ابتدائی مالی تکالیف سے جیسے واقف ہین اور
کوئی کم ہی ہوگا۔ اب بتلاؤ یہ مالی فتوحات آپ کے لئے کوئی
سبق کا موجب نہین ہو سکتے اور پھر یہ تمام اعلیٰ خدمات بہم
پہونچانے والے کون ہین کیا چند جاہل اور بیوقوف توہمات
کے گرویدہ اُمراء اور جہالت مین گرفتار اہل دولت ہین جو اس
مدعی کے قابو مین آگئے اور جن کے مال وجان پر اس کا قبضہ ہو
گیا ہے اور جن کی توہم پرستی سے وہ فائدہ اٹھا رہا ہے یا
یہ وہ لوگ ہین کہ جو آپ لوگون کے دنیاوی معاملات کو

سلجھانے مین اہل عقل سمجھے جاتے ہین اور جن کے عقل و تجربہ کی طرف آپ لوگ اپنے دنیوی مشکلات مین رجوع کیا کرتے ہین جن کے علم و فضل کو زمانہ مانتا ہے اور جو لوگون کے خیال مین بھی اپنے علم و فضل کے باعث عدیم المثال سمجھے جاتے ہین ہان بخیال اہل دنیا انہون نے اگر کوئی غلطی کی ہے تو صرف یہ کہ انہون نے قادیان کے ایک رئیس کو مسیح اور امام مان لیا ہے۔

اب مین ایک خاص امر کی طرف آپکو توجہ دلاتا ہون جسکو مینے ہمیشہ حیرت اور استعجاب کی نگاہ سے دیکھا ایک بلا تعصب اور سلیم الفطرت انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنی مسلمات اور یقین کو محض ایک نئی پیدا شدہ مخالفت کے باعث ترک نہ کرے جب تک اول مسلمات کے برخلاف اس کے پاس نئے کامل وجوہ پیدا نہ ہو جاوین۔

مین نے کتاب عصاء موسیٰ کو بغور پڑھا اور کئی دفعہ پڑھا اور پھر ان تمام اعتراضات کو اپنے ذہن مین جمع کیا جو مصنف عصائے موسےٰ نے جناب مرزا صاحب کی ذات اور حالات کے برخلاف جمع کئے اور ایسا ہی مجھے پٹیالہ کے ڈاکٹر عبد الحکیم کے اعتراضات پر بھی غور کرنے کا موقعہ ملا۔ عجیب اور حیرتناک بات جو میرے لئے تھی وہ یہ ہے کہ یہ وہی اعتراضات من وعن تھے۔ جو مخالفین نے آپکے اور میان الٰہی بخش کے اور ڈاکٹر عبد الحکیم کی مخالفت سے کئی سال پہلے شائع کئے اور ان سے سوا ایک بھی اعتراض میان الٰہی بخش یا عبد الحکیم کو نہ سوجھا یہ تمام کے تمام اعتراضات قریباً قریباً ۱۸۹۱ء سے پہلے پہلے مخالفین کی کتب مین لکھے جا چکے تھے اور میان الٰہی بخش نے یا ڈاکٹر عبد الحکیم نے جب مخالفت پر کمر بستہ کی تو انہین اعتراضات کا اعادہ بالفاظ دیگر کر دیا۔ مین ان اعتراضات کی صحت یا غیر صحت کے متعلق اس جگہ کچھ نہین کہنا چاہتا۔ نہ مین یہ کہتا ہون کہ اگر وہ اعتراضات صحیح ہون تو کیون ان کو میان الٰہی بخش وغیرہ استعمال نہ کرین لیکن جو بات مجھے حیرت مین ڈالتی ہے اور جس سے مین میان الٰہی بخش وغیرہ کی دیانت کے متعلق مذبذب ہو جاتا ہون وہ یہ ہے کہ جب اعتراضات تو بجنسہ وہی ہین جو ان کی مخالفت سے پہلے بھی موجود تھے اور جن سے ان کے کان اور آنکھین آشنا تھین۔ تو جب سالہا سال تک یہ لوگ ان اعتراضات کو بے بنیاد سمجھتے رہے تو اب ان مین اور کونسا سرخاب کا پر لگ گیا جو اب وہی اعتراضات ان کی نگاہ مین ہی اعتراضات بن گئے۔

دیانت کا تو یہ تقاضا تھا کہ یہ لوگ کم از کم ہم پر یہ امر ظاہر کرتے کہ ان اعتراضات کو جن کو ہم کئی سال تک بے بنیاد سمجھتے رہے اور جن کے بے دلیل وجود نے ہمارے ایمان کو ایک رتی تک متزلزل نہین ہونے دیا۔ اب ان اعتراضات کے ثبوت مین ہمارے پاس نئے دلائل پیدا ہو گئے ہین جن کا ہم کو پہلے علم نہین تھا اور اس لئے ہمکو حق پہنچتا ہے کہ ہم ان اعتراضات کو صحیح مانین اور جناب مرزا صاحب سے مخالفت کرین یا وہ یہ اعلان کرتے کہ اعتراضات تو ہماری نگاہ مین ہمیشہ سے تھے لیکن ہمنے منافقانہ طور پر آجتک پردہ پوشی کی تقویٰ اور امانت اور دیانت کی تو یہ راہ تھی جو مین نے عرض کی نہ یہ کہ انہین اعتراضات کو ایک مدت العمر تک بے بنیاد اور غلط سمجھنا اور ان کے اندفاع مین خود دلائل پیش کرنا اور معترضین کو انہین جھوٹے اعتراضون کے باعث ملزم ٹھہرانا اور پھر جب آپ مخالفت پر آمادہ ہونا تو انہین اعتراضات کو وجہ مخالفت قرار دینا کیا یہی طرز شرافت و امانت تھی جو منشی الٰہی بخش و ڈاکٹر عبد الحکیم نے اختیار کی۔ مین انکی مخالفت کی داد دیتا اگر یہ لوگ انہین اعتراضات کے ثبوت مین نئے دلائل اور وجوہ پیدا کر کے پبلک کو یقین دلاتے کہ اب ان اعتراضات کے ثبوت مین انہین نئے ثبوت مل گئے ہین بعض خیرہ چشم اخبار نویسان لاہور نے ڈاکٹر عبد الحکیم کو گھر کا بھیدی قرار دیکر ان کے اعتراضات کو وزنی قرار دیا ہم اس بات سے خوش ہوتے کہ ڈاکٹر عبد الحکیم جو بیس سال تک حضرت کا مرید رہا اور گھر کا بھیدی کہلانے کے سزاوار رہا کاش وہی گھر کا بھید پبلک پر ظاہر کرتا۔ تعجب تو یہ ہے کہ مین نے جب اس گھر کے بھیدی کی تحریر کو دیکھا اور اسے بھی انہین اعتراضات سے مملو پایا جن کو وہ ایک مدت تک بے بنیاد اور غلط سمجھتا رہا اور اپنے ایسا سمجھنے کی غلطی کو کسی نئی روشنی سے غلطی ثابت نہ کر سکا۔ تو اس بات پر مجھے اور بھی یقین آ گیا۔ کہ یہ لوگ محض مخالفت اور ذاتی عناد کے باعث اندھے ہو رہے ہیں آپ بتلائیں۔ الٰہی بخش بھی گھر کا بھیدی تھا اور ایسا ہی عبد الحکیم۔ ان گھر کے بھیدیون نے کونسی نئی روشنی ڈالی۔ کیا محض دوسرون کی قے کو چاٹ کر یہ گھر کے بھیدی اپنے فرض سے عہدہ برآ ہو گئے۔ ان کا تو فرض تھا کہ اپنی مخالفت کی تائید مین کوئی نئے اعتراضات پبلک کے سامنے پیش کرتے یا پرانے اعتراضات کی تصدیق مین اپنے ذاتی علم کی بناء پر کوئی بین ثبوت پیش کرتے لیکن ان سے ایسا نہ ہو سکا۔ مثال کے طور پر مین ایک بات آپسے عرض

کرتا ہون۔ جو آپ کی ذات سے خاص تعلق رکھتی ہے۔ وہ براہین احمدیہ کی طبع کے متعلق ہے غالباً ۹۴ یا ۹۵ ۱۸ء سے پہلے پہلے یہ اعتراض چلا آتا ہے کہ مرزا صاحب نے براہین احمدیہ کے طبع کرانے کے متعلق لوگون سے پیشگی قیمتین لے لین اور پھر براہین کو شائع نہ کیا اور لوگون کا مال اس طرح خورد برد ہو گیا اس کے مقابل حضرت اقدس کی طرف سے براہین کے تعویق کے متعلق بہت سے کامل اور مضبوط وجوہ پیش کئے گئے۔ اور بدظن طبائع کے ظنون فاسدہ کو رفع کرنے کے لئے یہ بھی اعلان کیا گیا کہ جو شخص اپنی ادا کردہ قیمت واپس لینی چاہے وہ براہین کی خرید کردہ جلدین خواہ کیسی حالت مین ہون ہمکو واپس دیکر اپنی ادا کردہ کل کی کل قیمت لیلے۔ اس کام کی سرانجام دہی کے لئے آپ ہی مقرر کئے گئے تھے اور آپ نے کئی دفعہ زبانی اعلان بھی کیا کہ جو چاہے آپ سے قیمت لیلے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ جب کبھی ان ایام مین آپکے سامنے یا منشی الٰہی بخش کے سامنے اس اعتراض کا ذکر آیا۔ تو آپ دونو نے حضرت اقدس کی حمایت مین قیمت واپس دینے کی آمادگی ظاہر کی بلکہ مجھے خوب یاد ہے کہ بعض کتب واپس ہو کر آپسے قیمت بعض نے واپس لی اور پھر وہ کتب مریدین سلسلہ مین ہاتھوں ہاتھ بک گئین۔

اب اگر یہ واقعات سچے ہین تو پھر کیا میان الٰہی بخش کو یا آپکو یہ حق پہونچتا ہے۔ کہ جس وقت آپ لوگ مخالفت پہ کمر بستہ ہون تو اپنی فہرست اعتراضات مین اس براہین احمدیہ والے اعتراض کو بھی جڑ دین میرے نزدیک تقوےٰ اور دیانت یہ اجازت نہ دے گی ہان ان کی ایک راہ اور بھی اور وہ یہ تھی کہ میان الٰہی بخش اعلان کرتے۔ کہ جو کچھ مرزا صاحب نے واپسی قیمت براہین احمدیہ کے متعلق اعلان کیا وہ بھی ایک جال تھا اور منشی عبد الحق صاحب کو اور مجھے بھی دوستی کے لحاظ سے اس جال اور فریب مین شریک ہونا پڑا اور ہم اس فریبانہ جال مین معین و مددگار تھے۔ اب اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص الہام سے ہم کو متنبہ کیا اور ہم اس گناہ سے بچے اور ہم اب اپنا فرض سمجھتے ہین کہ اس اپنے سابقہ شرکت فریب سے پبلک کو آگاہ کرین۔ صرف اس صورت مین مصنف عصاء موسیٰ کو حق پہونچتا تھا کہ وہ اعتراض متعلقہ براہین کو بھی فہرست اعتراضات مین درج کرتا۔ والّا بصورت دیگر ہم تو یہی کہین گے کہ دراصل جو اعتراضات منشی طاعون زدہ نے پیش کئے وہ بالکل مخالفت کی نابینائی کا نتیجہ تھے۔

مولوی عبدالرحیم صاحب میرٹھی قادیان تشریف فرما ہیں۔ عرب ابوسعید صاحب بھی قادیان مین آ گئے ہین۔

میرے کرم منشی صاحب مجھے ۱۸۹۴ و ۱۸۹۵ء کا زمانہ خوب یاد ہے۔ جب آپ کے مکان پر ہمارے جلسے ہوتے تھے جب آپ اور ہم اکٹھے اٹھتے بیٹھتے تھے۔ آپ نے کئی دفعہ ان تمام اعتراضات کا جو منشی الٰہی بخش نے کتاب میں کئی سال بعد درج کئے ذکر کیا اور پھر خود ہی بدلائل قویہ جس کی بنیاد آپ کا ذاتی علم متعلق حضرت اقدس ہوتا تھا۔ ان اعتراضات کا ازالہ کیا۔ اب تو طاعون کے ہاتھ نے آپ کو دوست پرستی کی قیود سے آزاد کر دیا ہے کیا وہی دلائل قویہ جو آپ اوروں کو سنایا کرتے تھے۔ وہ آپ کی تشفی اور تسلی کا باعث نہیں ہو سکتے کیوں انہیں دلائل کو سامنے رکھ کر آپ اپنی لغزشوں کو نہیں چھوڑتے۔

مجھے آپ کے ہم جلیسوں کے علاوہ راجہ جہانداد خان گکھڑ کا بھی افسوس رہا۔ میں نے اس سے ذکر بھی کیا کہ جب ۱۹۰۱ء ۱۹۰۰ء یا ۱۸۹۹ء تک وہ حضرت اقدس کا موید اور مصدق رہا ہے اور حضرت کی تمام تصانیف سے خوب ماہر تھا اور مخالفین کے لٹریچر پر بھی اس کی نگاہ تھی تو پھر ۱۹۰۱ء و ۱۹۰۰ء کے بعد حضرت اقدس نے اب کونسا نیا پہلو اختیار کیا کہ جو آپ کی یا راجہ گکھڑ کی انحراف کا باعث ہوا۔ ظلی یا غیر ظلی نبوت یا دعوی رسالت و احمدیت۔ یا انت منی و انا منک۔ وغیرہ وغیرہ ان میں سے کونسی بات ہے۔ کہ جس کا ذکر کھلا کھلا براہین میں نہیں تو پھر یہ باتیں کیوں از سر نو مخالفت کی بنیاد بن گئیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جب ذاتی اغراض یا ذاتی رعونت درمیان آجاتی ہے۔ تو پھر انسان اندھا ہو جاتا ہے۔ نہ امیر صاحب کابل مولوی غلام حسن صاحب سب رجسٹرار کی تقرری بعہدہ پولیٹکل ایجنٹی قندھار پر ان کی احمدیت کے باعث اعتراض کرتے اور نہ راجہ صاحب کو سفارت کابل کی خواہش سفرت کی [illegible] روکتی۔ راجہ صاحب ایک زمانہ میں علی الاعلان احمدی مشہور تھے اور پھر جب انہیں سفارت کابل کے حصول کا شوق پیدا ہوا تو ان کے لئے یہ بھی ضروری تھا کہ وہ اٹھتے بیٹھتے مخالفت کر کے امیر کابل کے کانوں تک پہنچا دیں کہ وہ سخت معاند سلسلہ احمدیت ہے خدا کی شان ہے کہ خسر الدنیا والاخرۃ نے کیسا رنگ اپنا دکھلایا۔ ایسا ہی نہ منشی الٰہی بخش نے اور نہ ڈاکٹر عبد الحکیم نے کوئی نئی وجہ مخالفت جناب مرزا صاحب میں دیکھی اور آخر الذکر نے تو اپنی مخالفت سے ایک سال یا کم بیش عرصہ پہلے مرزا صاحب کی حمائت میں تصانیف شائع کیں۔ دراصل یہ لوگ بلعمی صفات اپنے اندر رکھتے تھے۔ انکو یہ خیال تھا کہ ہم خود حضرت احدیت آب کی جناب میں باریاب ہیں انکو جناب موسیٰ کے حالات سے سبق لینا چاہیئے تھا لیکن جس رعونت نے بلعم کو اخلد الی الارض کا مصداق بنایا اس سے یہ لوگ کیسے بچ سکتے تھے۔

اَبْ میں چند الفاظ میاں الٰہی بخش کے بعض الہامات کے متعلق عرض کر کے اس نیاز نامہ کو ختم کرتا ہوں۔ میں نے کتاب عصاء موسیٰ میں میاں صاحب کے چند الہام ایسے بھی دیکھے ہیں۔ جن کو اشاعت عصاء موسےٰ سے پہلے (جب میاں صاحب حضرت مرزا صاحب سے خوش اعتقاد رکھتے تھے) میں نے میاں صاحب سے سنا تھا اس وقت ان الہامات کے مصداق جناب مرزا صاحب اور ان کے مخالف ظاہر کئے جاتے تھے اور جب مخالفت کا زمانہ آیا تو انہیں الہامات کا مصداق خود میاں صاحب اور مرزا صاحب بنائے گئے۔ مثال کے طور پر میں ایک واقعہ عرض کرتا ہوں اور خدا شاہد ہے کہ میں اس تحریر میں صادق القول ہوں اور وہ یہ ہے کہ جن دنوں جناب مرزا صاحب کے برخلاف مارٹن کلارک کا مقدمہ ۱۸۹۷ء میں ہو رہا تھا۔ تو میں اتفاق سے منشی الٰہی بخش کو انارکلی میں متصل عجائب گھر قدیم مل گیا اور میں نے آپ سے عرض کیا کہ آپ بھی پادریوں کی مخالفت میں دعا کریں انہوں نے کہا کہ میں نے دعا کی ہے اور مجھ پر الہاماً ظاہر کیا گیا ہے کہ جناب مرزا صاحب اس مقابلہ میں مظفر و منصور ہوں گے۔ پھر انہوں نے الفاظ الہام کے دہرائے جس میں فرعون اور موسیٰ حسب تشریح میاں الٰہی بخش۔ جناب مرزا صاحب اور مارٹن کلارک کو کہا گیا تھا۔ میاں الٰہی بخش کہتے تھے کہ چونکہ موسےٰ فرعون پر غالب آیا تھا۔ اسی طرح جناب مرزا صاحب پادریوں پر غالب آویں گے غرضیکہ وہ دن بھی آیا۔ جب حضرت اقدس اس مقدمہ میں مظفر و منصور ہوئے اور جب میں پھر میاں الٰہی بخش کو ملا تو انہوں نے مبارکباد دیتے ہوئے اپنے الہام کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ آخر موسےٰ نے فرعون پر غالب آنا تھا سو غالب آگیا لیکن میری حیرت اور تعجب کی کوئی حد نہ رہی۔ جب میں نے عصاء موسےٰ میں اس الہام اور اسی کے قبیل دیگر الہامات کو دیکھا کہ جن کی بنا پر میاں الٰہی بخش تو موسیٰ بنے اور فریق ثانی فرعون (?) فاعتبروا یا اولی الابصار۔

عجب شان ربی ہے کہ اگر یہ الفاظ واقعی خدا کی طرف سے تھے کیونکہ وہ زمانہ منشی صاحب کی صلاحیت کا تھا۔ تو وہ الفاظ کس وضاحت سے پورے ہوئے۔ دست قدرت نے ظاہر کر دیا کہ کون موسیٰ ہے اور کون فرعون۔ کس نے موسیٰ کی طرح فرعون کو طوفان میں غرق ہوتے دیکھا اور کون فرعون کی طرح طوفان میں غرق ہوا۔ میں نے یہ چند کلمات حقیقی درد اور سچے انس سے لکھے ہیں اور میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو نفع بخش آپ کے لئے یا اور پڑھنے والوں کیلئے کرے۔

خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور انارکلی

مورخہ ۹۔ اپریل ۱۹۰۷ء

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ ″	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ ″	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ ″	۲۶	۱۴	۹	۳	۱¾
⅛	۱۴	۱۲	۷	۳½	۱½
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲/

۱۔ یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں زیادہ کوئی رعائت نہ ہو سکیگی۔ بے فائدہ خط و کتابت سے ناظرین کا حرج ہے۔

۲۔ اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

۳۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے، درمیان میں چھوڑنے کیواسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۴۔ اخبار صرف ان مشتہروں کو دیا جاویگا جن کی اجرت سالانہ عہ روپیہ سے کم نہ ہو باقی جو مشتہر اخبار لینا چاہیں۔ وہ قیمت الگ ارسال فرماویں۔

سرودِ مبارک

(جو مسجد مبارک میں مسیح موعود کے حضور پڑھا گیا اور حضور نے بہت پسند فرما کر ایڈیٹر بدر کو حکم دیا کہ اخبار میں چھاپا جاوے۔ ۱۰ اپریل ۱۹۰۷ء)

ہم امرِ حق سے مہدی تیرے حضور آئے
کیا کیا نشان خدا نے تیرے سبب دکھائے
باطل پرست ڈوئی جھوٹا نبی ناجب
تو نے اُسے کہا گر تو مفتری نہیں ہے
وہ رُعبِ حق میں آ کے میدان سے بھاگ نکلا
کیسا شدید پکڑا اس مفتری کو تو نے
تیرا اہلِ ہو الحق تیری دُعا مسیحا
دھن مال سب ہی اس کا غارت ہوا ہے یکایک
صیہون بنا کے رہنا پھر بھی مکان نہ پایا
تخمِ زنا بتایا اپنے تئیں جہان میں
تھی جائیداد جتنی چھینی گئی وہ ساری
دختر کا جل کے مرنا عورت کا پھر بگڑنا
ممبر سے گر پڑا وہ فالج سے پھر مرا وہ
مجرم تھا شوخیوں میں اپنی وہ بڑھ چلا تھا
کچھ ایسی شامت آئی بگڑے مُرید اُسکے
ہوتا یہی ہے آخر انجام کاذبوں کا
شاہد ہیں اس سزا کے اخبار والے ساری
روشن نشان خدا نے پھر بعد میں دکھایا
اب بھی اگر نہ کھولیں آنکھیں ہماری دشمن
صدہا خبیث باطن غارت کئے خدا نے
تیری علوِ شان سے جلکر معاندوں نے
آخر خدا نے خود ہی یہ فیصلہ کیا ہے
بنتا تھا کوئی موسیٰ کوئی چراغ دیں کا
سمراج اور اچھر ایسے ہزاروں مچھر
اے مہدیِ مبارک تجھ کو ہزار مژدہ
تری ثنا میں پیارے ہم بھی وہی ہیں گاتے

ہے فرض مان لینا جو کچھ کہ تو بتائے
کچھ آسمان پہ دیکھے اور کچھ زمین میں پائے
حق کے فرشتے اسکو بیڑی میں تیری لائے
آ پھر میرے مقابل سچا نجات پائے
آخر دعا کے حربے تو نے اُدہر چلائے
تیری دُعا نے کیا کیا رنگ اپنے ہیں دکھائے
یا خنجرِ قضا ہے جس نے عدو مٹائے
ہوش و حواس سارے اندوہ نے اُڑائے
بے خان و مان پھرا وہ در در پہ دھکے کھائے
عزّ و شرف کے پردے خود آپ ہی اُٹھائے
باقی رہا نہ کچھ بھی جز ہائے ہائے
اوسپر یہ سارے صدمے انفاس تیری لائے
دُکھ کے پہاڑ اُسپر تقدیر نے گرائے
دستِ قضا نے غم کے کوڑے اسے لگائے
رُوٹھے تمام اپنے بیری ہوئے پرائے
صدہا جہان میں ہمنے دیکھے اور آزمائے
یہ واقعات ہمنے از خود نہیں بنائے
آنکھوں کے کھولنے کو کوڑا عجب چلائے
سمجھیں گر ہم یقیناً شامت کے دن ہیں آئے
ہیں سینکڑوں زمین میں اپنے عدو سمائے
نافہمیِ سخن سے کیا کیا ستم ہیں ڈھائے
ویران مدفنوں میں لاکھوں نئے بسائے
فرعون تھے خدا نے طوفان میں بہائے
کیڑے مکوڑے گنگو طاعون نے اُڑائے
فتح و ظفر کے مژدے آفاق نے سنائے
جو گیت قدسیوں نے افلاک میں ہیں گائے

(از ابو یوسف محمد مبارک علی احمدی سیالکوٹی)

قصیدہ در مدح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

از مشرقِ ہدایت صبحِ صفا برآمد / واز مطلعِ سعادت شمس الضحیٰ برآمد

یعنی امامِ برحق عیسیٰ مسیحِ مُرسل / مہدیٔ دورِ آخر بدر الدجیٰ برآمد
شیدائے دینِ احمدؐ ہم والۂ پیمبر / آئینۂ جمالِ شہِ انبیاء برآمد
اُلفت گرائے دلہا ظلمت زدائے جانہا / مشعل فروزِ عالم نور الہدیٰ برآمد
عکسِ رُخِ پیمبر شاہنشہِ ولائت / سردار اولیا و شہِ اصفیا برآمد
گفتند خیر مقدم قدوسیانِ عالم / واز سوئے ملاءِ اعلیٰ صد مرحبا برآمد
گویند ناشناساں احمدؐ گذشت زینجا / واللہ بحلف گویم کان مصطفیٰ برآمد
قولش بشرحِ قرآں تفسیرِ لاجواب است / رویش نظیرِ اکمل از انبیاء برآمد
علمش بیانِ وحدت فہمش نشانِ قدرت / جودش کنوزِ رحمت شہِ اسخیا برآمد
در گلشنِ معانی ہم روضۂ معارف / انفاسِ طیباتش ہمچون صبا برآمد
شاید کہ گویم آنرا صدیقِ اُمتان است / فاروقِ اعظم است آں یا مرتضیٰ برآمد
مامورِ ایزد است آں مغفورِ سرمد است آں / موعودِ احمدؐ است آں بس مجتبیٰ برآمد
چشمش سرور دارد قلبش حضور دارد / جاں پر ز نور دارد عین الحیا برآمد
علامۂ وحید است در عصرِ خود فرید است / ہر کس کہ زاں شنید است آں حق گرا برآمد
شد قادیاں ز فیضش دارالامانِ جانہا / چوں بہرِ منکرانش سیفِ دُعا برآمد
آیاتِ آسمانی در نصرتش ہویدا / طاعون چو تیغِ بُرّاں بہرِ عدا برآمد
چرخِ سپہرِ گرداں فرشِ زمینِ غبرا / اہلاکِ دشمناں را چوں آسیا برآمد
بدقسمتانِ ملت صیدِ کمندِ مرگ اند / بدگوہرانِ دیں را سیفِ قضا برآمد
خوش قسمتے کہ دارد در دل ہوائے رویش / بدقسمتے کہ از وے رو در ابا برآمد
خوش قسمتے کہ بوید پائے ادب بکویش / بدطینتے کہ سویش بہرِ وغا برآمد
بادِ سمومِ ہجراں بہرِ فدائیانش / چوں شعلۂ جہنم ذاتُ اللظیٰ برآمد
شرحِ کمالِ عشقش عبداللطیفؐ گوید / کاں سنگِ دشمناں را کوہِ وفا برآمد
حفظ و وفائے عہدش جانِ فدائیانش / چوں حزبِ مصطفیٰ ایں حزبِ خدا برآمد
رنگِ کرامتش بیں عبدالکریم دارد / کاں بر خیالِ اعدا چوں اژدہا برآمد
چوں حُسنِ جانفزائش افزود حسنِ احسن / از فرطِ حسن و احساں چوں دلربا برآمد
نورِ یقین و ایمان افزود نورِ دین را / زاں در سوادِ عالم نور و ضیاء برآمد
آں نائبِ محمدؐ افزود دینِ علی را / زاں در بلادِ یورپ دین از علیٰ برآمد
شیر و شجاعِ عالم ہمچوں علیِّ ضیغم / خیبر شکست برہم شیرِ خدا برآمد
آں صادقِ صدوقاں ماہِ چہاردہ شد / زاں بدرِ صادقاں را حسن و جلا برآمد
ظاہر نمود ہر سو صدقش کمالِ دیں را / جانش فزود جانہا چون ابتلا برآمد
شرحِ کمالِ جذبش عبدالرحیم گوید / ہم فضلِ حق ز فضلش پُر اتقا برآمد
حمد و سپاسِ حق را حامد عیاں گذارد / کاندر رہِ اطاعت بس پارسا برآمد
از ہر طرف مبارک واز ہر طرف سلامت / گویند قدسیانش کش مدعا برآمد
حق داد پاک او را ایں زمرۂ مریداں / نسبت باو چہ دارد کاں پر خطا برآمد
افسوس حاسداں را کز بے بصیرتیہا / زیشاں بحضرتِ او جور و جفا برآمد
دارند ناز و نخوت بر بختِ تیرۂ خود / واز علمِ تیرۂ شاں جہل و عمیٰ برآمد
آں سدِّ آہنی را از مکر و حیلتِ خود / گویند چوں سفیہاں کز بیخ و پا برآمد
آں سرورِ شجاعاں سینہ سپر بماند / ہر کس کہ پیشش آمد رد در فنا برآمد

باطل پرست بدین صید کمند حکمش
کہ صلیب عیسیٰ از حربہائے او شد
ہم برہمو سراپا برہم شکست ازوے
تال بید بیدیاں ہم چون بید لی ثمر شد
ہر کس ز گبر و ترسا تاب سخن ندارد
غالب نمود حق را از دست او خداوند
جیش معاند از ابرہم شکست رعبش
چاں لیکھرام برگردہ ہا تیغ سیفش
این تیرہ بخت بیدین ہمچون ہدف رسیدہ
مجبور گشت جانش پیش قضاء مبرم
پوشیدہ از جیانت روئے خود از مسیحا
مال و متاع او را غارت نمود ایزد
دختر بمرد اول بعدش زنش ہلا کرد
آخر بجانب احمد کارش تمام کردہ
اخبارہائے عالم این ماجرا نوشتہ
این آیتے ہویدا پیدا شدہ از خداوند
حسب بیان مہدی حسب زمان اعلان
اعجوبہ نشانہا ہمچون خور درخشان
اے شاہ حق پرستان وے جامع محامد
این عاجز مبارک درماں ز تو بطلبد
لطفت امید دارد عشقت غذاء جانش
سوز فراق جانان جانش بسوخت آخر
دعوات مخلصانہ صرف عیال او کن

ہر بد سگال حق را تیر عنا برآمد
واز رایت چلیپا پرچم درا برآمد
واز آریا سراسر بوئے ریا برآمد
واز خانہ نیوگی رسم زنا برآمد
ناقوس بت پرستان ہم بے نوا برآمد
وقت ظہور بناء خیر الورے برآمد
آں اختر ظفر با صاحب لوا برآمد
ہمچون ڈوئی کاذب ضد در بلا برآمد
چوں بہر قتل خوکاں تیر دعا برآمد
از بہر امتحانش چون میرزا برآمد
دست اجل ز روئیش پردہ کشا برآمد
واز بہر جسم و جانش صد ورد ودا برآمد
واز منبر او فتادہ چوں مبتلا برآمد
مفلوج گشت و مجنون پس لا دوا برآمد
از بہر صدق احمد این ماجرا برآمد
ہم در پیش نشانے حیرت فزا برآمد
از ہفت بست و پنجم کاندر سما برآمد (مارچ ۱۹۰۷ع)
این آیت سماوی قدرت نما برآمد
لطف و تفقدت را شاہ و گدا برآمد
جان خستہ و نزار و پُر درد و دا برآمد
روئیت ضیاء چشمش بہر لقا برآمد
زینجا ستمہا بجوئیت شور و بکا برآمد
این کمترین غلامے با صد رجا برآمد

(خاکسار ابو یوسف محمد مبارک علی احمدی سیالکوٹی) ۴ اپریل ۱۹۰۷ع

مرے آقا مرے مولا مسیحائے زماں تو ہے
مثیل ابن مریم ہے بروز مصطفےٰ تو ہے
وہی تیرا محافظ ہے وہی تیرا نگہبان ہے
تجھے نصرت مبارک ہو ترے احباب کو راحت
جہاں میں شور ہے برپا مرا کس حسرت و دُکھ سے
ہوئی وہ آج پوری پیشگوئی انت الاعلیٰ کی
یہ وہ مکار موذی تھا کہ جس کا نام تھا ڈوئی
اُوسی نخوت جب آئی تھی خودی سر میں سماتی تھی
انہیں میں پاؤں اپنے میں کچل کر مار ڈالونگا
وہ کہتا تھا خدا سے مانگتا ہوں میں دعا اپنے
وہ تھا اسلام کا دشمن وہ تھا اسلام سے منکر
نبوت کا اُسے دعویٰ خلافت پہ تھا وہ نازاں
بسایا شہر تھا جسمیں جمع کی تھی بہت دولت
بسر کرتا تھا اپنی زندگی وہ مثل شہزادہ
جب آئے دن قریب اس کے تو حد سے بڑھ گیا ظالم
بہت کچھ اس کو مہلت دی نہ مانا آیا مگر باخو
سزا کرتوت کی اپنے وہ پھر پانے لگا موذی
بھری کیا ذلت و خواری ہوئی فالج کی بیماری
اُدھر پائیں ذلتیں کیا کیا ہوئیں بدنامیاں کیسیں
کہاں سے تو ٹھگیا ہے یوں ہی باتیں بناتا تھا
تو کہتا تھا نبی ہوں میں تو کہتا تھا میں ہوں مرسل
نہ پیری کام کچھ آئی نبوت چھن گئی ساری
امام وقت سے ہو کر مقابل ذلتیں دیکھیں
یہ دیکھا منکرو تم نے کہ ڈوئی ہو گیا غارت
خدا نے اُسکو دی ذلت رہی اسلام کی عزت
یہ تم سے پوچھتا ہوں میں ارے مسجد کے کٹھ ملوں
اگر غیرت ہو کچھ دل میں ذرا بھی شرم رکھتے ہو
تمہاری تو مثل وہ ہو کہ جیسے بوند پانی کی
ارے اب ضد سے باز آؤ تعصب سے نہ جھٹلاؤ
مگر تم تو نہ سمجھے ہو نہ سمجھو گے کبھی ہرگز
نہ سمجھو دیکھو تم جانوں بہت پچھتاؤ گے آخر

امام الزمان جان تو ہے تو ہی ہے ہادی و رہبر
تجھے خالق نے بھیجا ہے بنا کر اپنا پیغمبر
اسی نے ساتھ بھیجا ہے فرشتوں کا تیری لشکر
خدا نے آج دکھلایا نشان سب سے یہ بڑھ چڑھ کر
رہا کرتا تھا وہ جو ملک امریکہ میں اک بندر
خدا کا تجھ سے وعدہ تھا فنا ہوگا الگزنڈر
خدا نے جسکے بارہ میں خبر دی تھی ہوا لابتر
تو کہتا تھا یہی اکثر یہ سب ہیں مکھی و مچھر
زمینی سب یہ ہیں کیڑے مری طاقت ہے اعلیٰ اتر
مٹایا جائیگا دنیا سے نام اسلام کا یکسر
رسول پاک کو بھی وہ سناتا گالیاں اکثر
خدا کہتا تھا عیسے کو بنا تھا آپ پیغمبر
بنائی تھی مکان رہنے کو اپنے خوشتر و بہتر
کیا کرتا تھا اپنے زعم میں باتیں بہت بڑھ کر
سمجھ لو موت سے آئی اگر جیونٹی کے نکلیں پر
تو آخر جو تیں ہیں کیا لگی پھر غیرت داور
خدا پکڑے کسی کو گر تو پھر جائے کہاں بچکر
نہ دولت کام کچھ آئی اوچھلتا تھا بہت جس پر
حرامی ہو گیا ثابت پڑی ناموس پر پتھر
تجھے ایسا نہ سمجھے تھے تیری تو اب کھلے جوہر
وہ سب منصوبہ بازی تھی تیری اب تھوک ہے منہ پر
مُریدوں نے کہا اگر کہ ہے تو تو کوئی کنجر
ہٹی کیا خانہ ویرانی پھری جورو مری دختر
ہوا کیا کیا زمانہ میں ذلیل و خوار و ابتر
وہ کہتا تھا مثیل مصطفےٰ کو مکھی و مچھر
خدا نے فتح دی کیسی اسے جھٹلاؤ گے کیونکر
تو ہی کافی تمہارے ڈوبنے کو پانی چلو بھر
ٹھرتی ہی نہیں چکنے گھڑے پر جیسے گر گر کر
امام وقت کی مانو تمہارے حق میں ہے بہتر
اگرچہ حق تعالیٰ ابھی تمہیں سمجھائے خود آکر
ہمارا فرض تھا کہنا سو ہم تو چھٹ گئے کہہ کر

امامِ دو جہاں حق میں اس عاجز کے دعا کیجے
غم عقبےٰ میں رہتا ہے بہت بے چین یہ مضطر

نظم من تصنیف نعمت اللہ خان مضطر بدایونی قادیان دارالامان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

خدا کا شکر ہر دم چاہیئے کرنا ادا مضطر
کیا پیدا تجھے انسان دیا ہے فخر گویائی
عطا کیں نعمتیں کیا کیا اوتاریں رحمتیں کیا کیا
جسے چاہے تو دے عزت جسے چاہے کرے رسوا
بزرگی ہے تجھے زیبا فضیلت ہے ترے شایاں
چرندے کیا پرندے کیا ملک کیا جن و انسان کیا
تیری حمد و ثنا یارب ادا کیا ہو سکے مجھ سے
محمد ہے وہ پیمبر زمیں سے عرش اعلیٰ تک

نہیں خاموش ہونا چاہیئے اہل زبان ہو کر
بنایا اس کی اُمت میں پیمبر ہے جو افضل تر
بجا لاؤں تیرے احسان میری طاقت سے ہیں باہر
کسی کو کب یہ ہے طاقت تیری آگے اٹھائے سر
تو ہی تو مالک ارض و سما ہے خالق اکبر
جو کچھ ہے کون و مکان میں تو ہی ہے حکمراں سب پر
میں اک انسان عاجز ہوں تیری ہے ذات اعلیٰ تر
کوئی کیسا ہی ڈھونڈھے گر نہیں ممکن ملے ہمسر

الٰہی بخش طاعون سے مرا

لاہور سے ایک معزز دوست تحریر فرماتے ہیں کہ پیسہ اخبار کا یہ کہنا کہ الٰہی بخش بخار سے مرا ہے غلط ہے۔ میں نے خود ڈاکٹر ...... اسسٹنٹ سرجن سے دریافت کیا تھا انہوں نے مجھے کہا کہ طاعون سے مرا ہے" پیسہ اخبار نے گو طاعونی موت کو چھپایا ہو لیکن اس کا یہ کہنا کہ وہ ایکلن

یوسف پر افسوس

قدرت خدا۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ حافظ محمد یوسف صاحب حضرت اقدس مسیح موعود کی تائید مین اپنے الہام اور کشف سنایا کرتے تھے اور شائع کیا کرتے تھے اور اب حافظ صاحب پر یہ زمانہ آیا ہے کہ وہ آئے دن حضرت کے برخلاف اپنے کشف سنایا کرتے ہین۔ تعجب ہے ان لوگون کے نزدیک الہام کا سلسلہ بھی ایک تمسخر بازی بن رہا ہے۔ وہی حضرت مرزا صاحب۔ وہی دعاوی۔ وہی کتابین۔ وہی حالات۔ ان کے متعلق ایک ملہم کو پہلے تائیدی الہام ہوتے تھے اور اب مخالفت مین ہوتے ہین۔ ایسے لوگ نہ صرف اپنے خبث نفس کا اظہار کرتے ہین بلکہ ایسی بیہودہ کارروائیون سے سلسلہ الہام اور مکالمہ الٰہی کو پبلک کے سامنے قابل مضحکہ بنا کر اسلام اور اس کے بانی کی ہتک کرتے ہین یہی حال ڈاکٹر عبدالحکیم خان کا ہے اور یہی حال حافظ محمد یوسف وغیرہ کا ہے۔ ہمارا خیال تھا کہ شاید ایسے لوگون مین سے جو ابھی تک زندہ ہین اس معاملہ مین اپنے بھائی بابو الٰہی بخش کی عبرتناک طاعونی موت سے کچھ فایدہ حاصل کرین گے جس کو ان لوگون کی طرح پہلے مسیح موعود کی تائید مین الہام ہوتے تھے جو اس نے خود درج کر کے اپنی الہام ایک بن بھی دکھائے تھے اور پھر اپنی شامت اعمال کے سبب وہ اس سلسلہ کا مخالف ہو گیا تو اس کو مخالفت مین الہام ہونے شروع ہو گئے اور عناد مین اس قدر بڑھ گیا اور شیطانی دہر کھے ہین ایسا آیا کہ اس نے کہا کہ خدا نے میرا نام موسیٰ رکھا ہے اور اس سلسلہ کو سلسلہ فرعون یقین کرتا تھا اور اسیواسطے ایک کتاب عصائے موسیٰ نام لکھی تھی جس کا مضمون سوائے مخالفت حضرت مسیح موعود کے اور کچھ نہ تھا اور اس کتاب مین لکھا تھا کہ مین نہ مرونگا جب تک کہ اپنا کام پورا نہ کر لون اور اپنے لئے عزت اور ترقی اور عروج کے بڑے بڑے الہام شائع کرتا تھا۔ لیکن آخر خدا تعالیٰ نے اسکو طاعون سے ہلاک کیا اور ثابت کر دیا کہ اس کے الہامات شیطانی تھے اور اس طرح نامرادی اور ناکامی اور ذلت کی موت نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر مہر کر دی اسکا تو یہ حال ہوا۔ پر افسوس ہے اس کے بھائی یوسف پر جس نے اسکے حال سے کچھ عبرت حاصل نہ کی۔ جیسا کہ اس کے مشتہرہ اشتہار سے ظاہر ہے جو کہ مطبع اہلحدیث امرتسر مین چھپا ہے اور ذیل مین لفظ بلفظ درج کیا جاتا ہے تاکہ وقت ضرورت کام آوے اور وہ یہ ہے۔

قابل توجہ مرزا صاحب اور مرزائیان بسم اللہ الرحمن الرحیم

مین نے کل مورخہ ۸ اپریل ۱۹۰۷ء کو وقت ۱۰ بجے کے متعلق منشی الٰہی بخش صاحب لاہوری مصنف عصائے موسیٰ ملہم ربانی آج رات کو اس جہان فانی سے انتقال فرما گئے ہین دل کو سخت صدمہ پیدا ہوا اُس وقت سے رنج اور غم مین مبتلا ہو گیا۔ رات کو بعد نماز عشاء اسی غم مین سو گیا۔ بعد ۱۲ بجے رات کے آنکھ کھلنے کے بعد غنودگی مین ابھی رضائی مین پڑا ہوا تھا معلوم ہوا کہ مولوی برہان الدین جہلمی و مولوی عبدالکریم سیالکوٹی اور ایڈیٹر اخبار البدر مرزائیون کو بسبب تقلید مرزا دیانی کے فرشتے سخت عذاب کر رہے ہین اور وہ لوگ مرزائی ہونے سے انکار کر رہے ہین اس واسطے مرزائیون کی نسبت شہادت لینے کیواسطے منشی الٰہی بخش صاحب برگزیدہ بارگاہ صمدانی کو نہایت عزت کیساتھ طلب کیا گیا ہے جو کچھ ملہم ربانی منشی الٰہی بخش صاحب مرزائیون کی نسبت شہادت پیش کرین گے اسی طرح عملدرآمد کیا جاویگا اس بات کے سنکر دل کو اطمینان ہو گیا اس واسطے بھائی مرزائیون کو اور بالخصوص مرزا صاحب کو آگاہ کرتا ہون کہ قیامت قریب آگئی ہے ابھی تک دروازہ رحمت کا واسطے قبول ہونی توبہ کے کھلا ہے مرزائیون کو لازم ہے کہ جلدی توبہ کرین اور تقلید مرزا سے علیحدہ ہو جاوین ورنہ تمہارا بھی یہی حال ہوگا مین صرف بطور خیر خواہی آپ لوگون کو اطلاع دیتا ہون پہلے بھی بذریعہ قطع الوتین اور کئی خط کے اطلاع کی گئی ہے اب پھر تبلیغ کرتا ہون۔ آئندہ اختیار ہے۔

حافظ محمد یوسف۔ پنشنر از امرتسر ۹ اپریل ۱۹۰۷ء

یہ کشف ہے حافظ صاحب کا جس مین انہون نے اس سلسلہ حقہ کے معزز ممبرون کیواسطے الہامی عین الیقین کا اظہار فرمایا ہے کہ وہ سب جہنمی اور سخت عذاب مین گرفتار ہونیوالے ہین اسکا جواب ہم کو ہین ضرورت نہین لیکن شہادت بابو الٰہی بخش کے متعلق چند باتین عرض کرنے کے قابل ہین۔

(۱) آپ لکھتے ہین کہ بابو صاحب کو شہادت کے واسطے نہایت عزت سے طلب کیا گیا۔ سو جب آپکے عقاید کے رو سے دوسرے جہان مین عذاب اور ثواب کے وقت یہ ضرورت ہمیشہ پیش آیا کرتی ہے کہ شہادت کے واسطے اس جہان سے آدمی بلائے جاوین ورنہ فیصلہ خداوندی ادھورا رہ جاتا ہے تو ساتھ ہی یہ بھی غور کر لینا چاہیئے کہ شہادت ایک آدمی کی کافی نہین ہو سکتی معمولی مقدمہ مین بھی دو یا چار شاہد تو ضرور ہونے چاہئیں اور ایسی شہادت کیواسطے اب بابو صاحب کے بعد آپ سے بہتر کون ہوگا۔ اس واسطے کیا مناسب نہ ہو گا کہ آپ بہت جلد بمعہ چند اور شاہدون کے کیونکہ معاملہ اہم ہے اُسی عزت کے ساتھ یہان سے تشریف لے جانے کی کوشش کرین اور اپنے ساتھ ایک نہین بلکہ بہت سے شاہد اور بھی اسی عزت کے ساتھ لیجاوین مثلاً آپکے امرتسری دوست مولوی ثناء اللہ صاحب (جو مرزائیون کی مخالف شہادت دینے کے بہت شائق رہتے ہین خواہ اس شہادت مین ہی فتوی دینا پڑے کہ اسلام مین انسان چوری کرے زنا کرے جھوٹ بولے خیانت کرے۔ متقی کا متقی رہتا ہے) اور مولوی عبدالحق غزنوی (جو اکیلے نہ جانا چاہین تو اپنے جرگہ کے چند اور افراد بھی ساتھ لے لین) اور ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب (جن کو بسبب اپنی شقاوت قلبی کے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہمیشہ عناد رہتا تھا اور مقدمہ بھی انہین کا بتلایا جاتا ہے) اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی (اگر شاید ان کو وہان کرسی نہ مل سکیگی اس واسطے وہ انکار کرین گے بہرحال آپ کوشش کرین) یہ چار نام مین یاد دلا دیتا ہون ان مین اور آپ کوشش کر کے ملا لین اور بہتر ہوگا کہ تعداد چالیس سے کم نہ ہو تاکہ ہمیشہ کیواسطے فیصلہ ہو جاوے۔

(۲) اور اس کیواسطے آپکو بہت جلد طیاری کرنی چاہیئے کیونکہ بابو صاحب جسقدر جلدی سے گئے ہین کہ ایک ہی روز کے طاعون مین دم بند ہو گیا اور اپنے گھر جانا بھی نہین ملا دوسرے کے گھر پر جان نکل گئی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ معمولی سمن کیساتھ نہین گئے بلکہ بذریعہ وارنٹ گھسیٹے گئے ہین جیسا کہ اجعوا الاثیم کا منشا تھا۔ اسواسطے بہتر ہوگا کہ آپ سمن یا وارنٹ کا انتظار بھی نکرین اور فوراً طیار ہو جاوین۔

(۳) لیکن چونکہ کسی زمانہ مین آپ ہمارے دوست تھے اس واسطے ہم آپکو اس طرف بھی متوجہ کرتے ہین کہ رخصت ہونے سے پہلے اس امر پر بھی غور کر لین کہ شاہد جب عدالت مین گواہی دیچکتا ہے تو اپنا خرچ لیکر عزت کے ساتھ واپس آتا ہے سوائے ایسے شاہد کے جو بسبب حلف دروغی کے اسی جگہ گرفتار کر کے جیل خانہ مین ڈال دئے جاتے ہین جہان سوائے چکی پیسنے اور کوڑے کھانے کے اور کچھ نہین ہوتا چونکہ بابو الٰہی بخش صاحب بعد شہادت واپس نہین آئے کہین وہ حلف دروغی مین تو نہین دھر گئے ہین تو اس صورت مین آپکو اور آپکے ساتھیون کیواسطے مناسب ہوگا کہ اس خیال سے توبہ کرین اور اس حلف دروغی کرنیوالے پر لعنت بھیجکر بروقت اپنا بچاؤ کر لین یہ بات بطور خیرخواہی کے لکھی گئی ہے۔ آئندہ آپکا اختیار ہے۔

۴۔ اس وقت آپ اس اقرارنامہ پر بھی غور فرما لین جو کہ آپنے میرے ساتھ ۱۹۰۱ء مین امرتسر مین کیا تھا اور جس مین آپنے باصرار یہ لکھا تھا کہ مفتری علی اللہ کو ۲۳ سال سے زائد مہلت مل سکتی ہے تعجب ہے کہ آپکے بابو صاحب کو آپکے نزدیک ایک مفتری کے برابر بھی مہلت نہ مل سکی۔ مین آپکو خیرخواہی سے کہتا ہون کہ آپ غور کرین

(۵) اور اسی خیرخواہی کیساتھ مین آپکو یہ بھی کہتا ہون کہ اگر آپنے فی الواقع ایسا رویاء دیکھا ہے تو علم تعبیر مین لکھا ہے کہ انسان بعض دفعہ اپنی بد اعمال کیوجہ سے بزرگون کو بری حالتمین دیکھتا ہے جو دراصل ان کے اپنے نفس کا نقشہ ہوتا ہے ذکر ہے کہ ایک بدقسمت نے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا کہ نعوذ باللہ آپ آگ مین جل رہے ہین چند روز کے بعد وہ مرتد ہو کر عیسائی ہو گیا اور وہی اس کا عیسائی ہونا اسکو قبل از وقت دکھایا گیا تھا اِس واسطے آپ اس خواب سے اور اس کی تعبیر سے ہی اگر چاہین تو فائدہ اٹھا کر سعادت حاصل کر سکتے ہین ورنہ جو نتیجہ پہلے مکذبون کا ہوا وہ ظاہر ہے +

وصیت ۱۱۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

میں مسمی عباد اللہ ولد امیر الدین قوم کشمیری سکنہ امرتسر ضلع امرتسر بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۳ جون ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو -

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور اُن کا مرید اور پیرو ہوں -

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام وکمال پڑھ لیا ہے لہذا اُن تمام ہدایات کا جو اُس میں درج ہیں پابند ہوں اور ایسا ہی میں اُن تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اُن کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مقبرہ بہشتی واقعہ قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکورہ کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ شائع ہوں گے میں اُن تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط قواعد اور شرائط متذکرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہینگے -

(۴) میری جائیداد اس وقت ایک دوکان اور بابت جسپر اسوقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اُس جائیداد میں میرا کوئی شریک نہیں میں آجکی تاریخ اس جائیداد کے ۱/۵ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں کہ میری یہ جائیداد اس وقت جس کی قیمت مبلغ پانچسو روپیہ (۵۰۰) ہے میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان یا اس انجمن کی کسی مقرر کردہ ماتحت مجلس قادیان کے سپرد کی جاوے انجمن ہذا کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے - یا اس میں شامل رہنے دے یا اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ جائیداد سے مفاد اُٹھا کر اغراض انجمن ہذا کو پورا کرے غرضکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہیں اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے تو اُس کی مالک بھی انجمن ہے -

(۵) میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اگر کوئی اور جائیداد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ماسوا جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری وصیت یہی ہے جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق (نمبر ۴) وصیت ہذا میں کیا ہے میں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکورہ کو اطلاع دیتا رہوں گا

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہیں یا آئندہ شائع ہوں گے دار الامان قادیان میں پہنچائی جاوے اور وہاں کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے -

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری لاش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جسقدر اخراجات ہوں ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے فقرہ چہارم و پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں - ان اخراجات کا حسب مشورہ کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کر کے میں رقم اخراجات کو انجمن مذکور کے حوالہ کر دوں گا جس کا اعلان انجمن مذکور کی طرف سے میں کرا دونگا - اور اگر ان اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوگی تو میری متروکہ جائیداد جس میں یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے وارثان ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہونگے جو میری روح کی نجات کا باعث ہونگے اور میرے پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھینگے -

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جس کا علم مجھے اس وقت نہیں میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے - قادیان لیں نہ پہنچ سکے یا کارپردازان مقبرہ بہشتی کے بعض اجازت نہ دیں کہ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن ہو سکے تو اس صورت میں میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ چہارم و پنجم میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی - لیکن ضروری ہے کہ میری جائیداد اشد موصی کی مراد لاش ہے کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں میری لاش کہیں اور دفن نہ کی جاوے البتہ امانت کے طور پر کہیں اور دفن ہو سکتی ہے -

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش میں جمع کرا چکا ہوں گا یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا - بلکہ انجمن کو ہوگا -

العبد
ڈاکٹر عباد اللہ ولد امیر الدین کٹرہ جیمل سنگھ امرتسر بقلم خود

گواہ شد
عزیز اللہ ولد میاں حبیب اللہ مختار - کٹرہ جیمل سنگھ - امرتسر بقلم خود

گواہ شد
نور الدین ولد میراں بخش سکنہ دھرم کوٹ رندھاوہ ضلع گورداسپور قوم ککّے زئی حال وارد امرتسر کٹرہ جیمل سنگھ - لالسیند ار ۲۹

وصیت ۲۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - از طرف احمد دین زرگر ولد محمد عارف ساکن پنڈی جری یہ گذارش ہے کہ حضرت مسیح موعود کے حکم کے مطابق ہر شخص کے واسطے لازم ہے کہ اپنے ترکہ میں سے دسواں حصہ اشاعت اسلام کے واسطے وصیت کرے - میں ایک غریب آدمی ہوں میری کوئی جائیداد نہیں سوائے ایک مکان کے

جہاں لگ گاؤں میں ہے - اور کم حیثیت ہے - اس واسطے میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی عمر میں ہمیشہ اپنی آمدن میں سے ماہ بماہ ۱/۱۰ حصہ لنگر میں اور ۱/۱۰ مقبرہ بہشتی کے واسطے دیتا رہوں - گذارش ہے کہ میری طرف سے بھی چندہ منظور فرمایا جاوے -

العبد

احمد دین زرگر بقلم خود حال قادیان

گواہ شد

بقلم خود محمود

گواہ شد

قاضی امیر حسین بقلم خود

وصیت ۱۶۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

(۱) میں کہ عبد الرحمن ولد قادر بخش مرحوم قوم خرادی باشندہ شہر جالندھر - حال کلرکی دفتر پی ایم او انڈیا شملہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ میری وفات کے بعد اس وصیت پر عمل ہو -

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور اُس کا مرید اور پیرو ہوں -

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے میں اُن ہدایات کا جو اس میں درج ہیں پابند ہوں اور ایسا ہی میں اُن تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ ہونگے میں اُن تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہینگے -

(۴) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ جس قدر میری جائیداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو اس کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے - انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کر لے یا اُس کو فروخت کرکے اُس کی قیمت وصول کر لے -

(۵) چونکہ اس وقت میرے پاس کوئی جائیداد نہیں ہے اس لئے میں اپنی زندگی میں اپنی آمدنی دسواں حصہ ماہوار صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا -

(۶) یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری نعش کو ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہیں یا آئندہ شائع ہونگی دار الامان قادیان میں پہنچایا جاوے اور وہاں مجلس کار پرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے -

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر اخراجات ہوں اور ان اخراجات کی متکفل میری جائیداد جو وصیت فنڈ میں آچکی ہوگی ہرگز نہ ہوگی بلکہ وہ اخراجات اس وصیت کردہ حصہ سے الگ ہونگے یا میں ان اخراجات کے واسطے اپنی زندگی میں رقم جمع کرا دونگا اگر میں ان اخراجات کے واسطے کوئی رقم جمع نہ کرسکا تو میری وہ میری بقیہ جائیداد سے یہ اخراجات پورے کئے جاویں -

(۸) میں اقرار کرتا ہوں کہ یہ وصیت کہ محض رضا الہی کے واسطے لکھی گئی ہے اور حالات آئندہ کے ماتحت جس کا اس وقت مجھے علم نہیں اگر میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکے تو میری وصیت قائم رہے گی اور میں دل میں خواہش رکھتا ہوں کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کار پرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری لاش کہیں اور دفن نہ کی جاوے البتہ وہ کسی طور پر کسی اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے

(۹) اگر میری نعش مقبرہ بہشتی دفن نہ ہوسکے تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کرا چکا ہوں گا یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہو اُس کو وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ انجمن مذکور کو ہوگا -

العبد

وصیت کنندہ خاکسار عبد الرحمن بقلم خود

گواہ شد

بندہ عبد الغفار بقلم خود برادر وصیت کنندہ

گواہ شد

ولی محمد بقلم خود کلرک دفتر ادرسس فیکٹری انڈیا

گواہ شد

برکت علی بقلم خود دفتر سنٹری کمشنر گورنمنٹ آف انڈیا شملہ

وصیت ۵۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

میں مسمی شیر محمد ولد میاں ننھو مرحوم قوم شیخ انصاری ساکن پھلور حال وارد لاہور

اس وقت سوائے تنخواہ ماہواری کے جو کہ مجھے ملتی ہے اور کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ میرے پاس نہیں ہے اس واسطے میں موجودہ آمدنی کا دسواں حصہ دیتا رہوں گا -

۵ - میں اقرار کرتا ہوں کہ آج کی تاریخ کے بعد میں اگر کوئی اور جائیداد اس کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد سوائے جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو تو اس فاضل کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ۴ وصیت ہذا میں کیا ہے - میں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہونگا -

۶ - میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہیں یا آئندہ ہوں گی - دار الامان قادیان میں پہنچائی جاوے وہاں کار پرداز ان

مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے۔

۷- میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اور اخراجات ہوں ان اخراجات کو متکفل میری جائیداد وصیت کردہ جسکا ذکر مَیں نے فقرہ ۴ و ۵ میں کیا ہے ہرگز نہیں ہے ان اخراجات کا حسب مشورہ کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کر کے میں رقم اخراجات کو انجمن مذکور کے حوالہ کر دونگا جسکا اعلان بھی انجمن مذکور کی طرف۔ اور اگر اُن اخراجات کے لئے مَیں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا اور یا مَیں اگر وہ رقم ادا کردہ اطفلی اخراجات سے کم ہو تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس میں یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہو گی۔ ان اخراجات کو متکفل ہوگی اور میرے ورثاء ان اخراجات کو ادا کرنے کے ذمہ وار ہونگے اور جو میری روح کی نجات کا باعث ہونگے۔ اور پس ماندگان ان اخراجات کو رحم اور جائز ضرورت شرعی سمجھینگے۔

۸- یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے باعث جن کا مجھے اس وقت علم نہیں ہے۔ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے یا قادیان میں نہ پہنچ سکے یا کارپردازان مقبرہ بہشتی کے مصالح اجازت نہ دیں کہ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت یعنی وصیت جو مَیں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے جسکا ذکر فقرہ ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کیجاوے اور جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں۔ میری نعش کہیں اور دفن نہ کیجاوے البتہ امانت کے طور پر کہیں اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے۔

۹- یہ کہ اگر فقرہ ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش میں جمع کرا چکا ہوں یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوں میں اُن کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا بلکہ انجمن کو ہوگا۔

العبد

نثار محمد مدرس میونسپل بورڈ سکول اسلامیہ لاہور

مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۰۷ء بروز جمعہ

گواہ شد

احمد دین ڈوری دوز کوٹھی سکندر خان موتی بازار لاہور

بقلم خود

گواہ شد

امام الدین اسسٹنٹ کلیم کلرک دفتر ڈی ٹی ایس لاہور

۲۳ فروری ۱۹۰۷ء

وصیت نمبر ۱۵۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مَیں مسمیان سید ناصر شاہ و سید فضل شاہ ولد سید محمد شاہ و مسماۃ حاجرہ بی بی زوجہ سید ناصر شاہ و مسماۃ سکینہ بی بی زوجہ سید فضل شاہ حسب ذیل اقرار کرتے ہیں۔

ہم خلیفہ مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے مرید اور پیرو ہیں اور اُن کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتے ہیں۔

(۲) یہ ہے کہ ہمیں رسالہ الوصیت کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ ماہ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے اور ہم سب فرداً فرداً اُس کی ہدایات وغیرہ کے پابند ہونگے۔

(۳) یہ کہ بموجب منشاء رسالہ الوصیت ہم نے بجائے وصیت کرنے کے اسی وقت اپنی جائیداد کی قیمت کا اندازہ کر کے جو حسب ذیل ہے۔

(ا) مکان دو نیم منزلہ واقعہ لاہور کشمیری بازار کوچہ کوٹھی داران متصل مسجد صوفی صاحب قیمتی تین ہزار ایک سو روپیہ ملکیت سید ناصر شاہ

(ب) زیور قیمتی پندرہ سو روپیہ ملکیت سید ناصر شاہ

(ج) دیگر اسباب متفرق برتن مسی وغیرہ قیمتی چار سو روپیہ ملکیت سید ناصر شاہ۔

(د) نقدی و مال موجودہ دوکان زیر اہتمام سید فضل شاہ صاحب اندازاً چار سو روپیہ ملکیت سید ناصر شاہ

(ہ) نقدی تیرہ سو روپیہ سید ناصر شاہ

(۴) یہ کل جائیداد اس وقت تقریباً چھ ہزار سات سو روپیہ کی ہوتی ہے جس کا دسواں حصہ چھ سو ستر روپیہ ہوتا ہے لہذا ہم مسمیان اس حصہ کی قیمت کو اسی وقت داخل کرتے ہیں اور بمواجب اسکے چھ سو ستر روپیہ کلدار داخل خزانہ کر دیا ہے۔ اور فنانشل سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے پاس جمع کرا دیا ہے۔

(۵) یہ کہ ہم آئندہ کے لئے یہ اقرار کرتے ہیں کہ جس قدر آمدنی ہم سب کی ہوگی اُس کا دسواں حصہ ہم بذریعہ سید ناصر شاہ صاحب جو ہم سب کے متکفل ہیں بموجب قواعد مرتبہ صدر انجمن احمدیہ جمع کراتے رہینگے اور جو چندہ لنگرخانہ و مدرسہ اور اعانت سلسلہ کے رنگ میں دیا جاویگا اُس کو منہا کر کے بقیہ رقم صاحب فنانشل سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے پاس جمع کراتے رہیں گے۔

۶- یہ کہ ہم میں سے قادیان شریف سے باہر فوت ہوگا تو پسماندگان اُس متوفی کی نعش کو صندوق میں بند کر کے قادیان دارالامان میں پہنچا دینگے اور حسب ہدایات رسالہ الوصیت ہمارا تجہیز و تکفین کیا جاوے فقط

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین۔ اللھم صل وسلم وبارک علی محمد و آل محمد اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین! آمین ثم آمین۔

العبد

خاکسار سید ناصر شاہ بقلم خود مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۰۶ء

العبد

سید فضل شاہ بقلم خود

العبد

مسماۃ ہاجرہ بی بی زوجہ سید ناصر شاہ

العبد

مسماۃ سکینہ بی بی اہلیہ سید فضل شاہ صاحب

گواہ شد

مفتی محمد صادق صاحب منیجر اخبار بدر

گواہ شد

مولوی سید سرور شاہ صاحب مدرس اسلامیہ سکول قادیان

۱۵۸ وصیت

اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ

منکہ محمد دین ولد نور دین قوم حجام ساکن پنڈی رام پور تحصیل کھاریاں ضلع گوجرات کا ہوں۔

۱۔ میں بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے ابتغاءً لوجہ اللہ حسب ذیل وصیت آج بتاریخ ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو کرتا ہوں۔ درحالیکہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا (حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان ضلع گورداسپور) مرید اور پیرو ہوں اور بصدق دل سے صاحب ممدوح کے کل دعاوی پر ایمان رکھتا ہوں جن کو میں نے حضرت کی کتب کے مطالعہ اور نیز حضرت صاحب کے حضور حاضر ہو کر اچھی طرح سمجھا ہوا ہے۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ۔

۲۔ رسالہ الوصیت مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو میں نے خوب سمجھ کر پڑھ لیا ہے اُسکے جملہ احکام واجب التعمیل ہیں جن کا میں پابند ہوں اور رہونگا۔

۳ (الف) میری جائیداد اس وقت اراضی زرعی ملکیت واقعہ رقبہ موضع کھدیاں بہ ... کنال کا نصف ... کنال ہے اور اراضی زرعی حق موروثی واقعہ رقبہ پنڈی رام پور وگھری ... کنال بعد منہائی ⅓ حصہ تعدادی ... کنال نصف حصہ میرا اللعہ ... کنال ہے گویا کل اراضی میرے حصہ کی اللعہ ... کنال ہے اپنی حصہ سے ⅓ حصہ اراضی تعدادی ... کنال کی قیمت بالمقطع ... روپیہ باقساط ذیل۔ آخیر جنوری ۱۹۰۷ء آخیر جولائی ۱۹۰۷ء

آخیر جنوری ۱۹۰۸ء آخیر جولائی ۱۹۰۸ء آخیر جنوری ۱۹۰۹ء آخیر جولائی ۱۹۰۹ء

ادا بدست کارپردازان انجمن گورستان مقبرہ بہشتی واقعہ قادیان کروں گا اگر قبل ادائے زر مذکور میں مر جاؤں تو مطالبہ زر مذکور میرے واجب الادا سے حسب ... اراضی ملکیت واقعہ رقبہ کھاریاں سے انجمن میری اس وصیت کے ذریعہ لیلیوے (ب) علاوہ اسکے میری

۴ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری لاش مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کیجاوے اور جبتک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں میری لاش کہیں اور دفن نہ کیجاوے سوائے امانت کے طور پر کہیں اور جگہ دفن ہو سکتی ہے۔ ... اگر حسب فقرہ ... میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش ... میں جمع کرا چکا ہوں یا میری متروکہ جائیداد سے ...

جائیداد اور مویشی ہیں میرے مر جانے پر جسقدر مویشی میرا ترکہ ہو اُس سے بعد وضع قرضہ ⅓ حصہ قیمت حوالہ انجمن کیجاوے (ج) آئندہ جو جائیداد پیدا کرونگا اُس کا ⅓ حصہ بھی ساتھ ساتھ ادا کرتا جاؤنگا۔

۴۔ میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے مقبرہ بہشتی میں حتی الامکان میرے دفن کرنے کی کوشش کی جاوے۔ ما تعلم نفس بای ارض تموت الدہر۔

۵۔ میرے وارثان سے کوئی میری وصیت کے خلاف مزاحم ہونے کا مجاز نہیں۔

العبد

محمد دین ولد نور دین قوم حجام ساکن پنڈی رام پور بقلم خود حال پٹواری حلقہ ملالسی

گواہ شد

محمد دین احمدی کتاب فروش لاہور بقلم خود

گواہ شد احمد دین حقیقی برادر موصی و وارث موصی ساکن پنڈی رام پور تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

گواہ شد ۔ شرف دین ولد قادر بخش قوم حجام ساکن پنڈی رام پور حقیقی چچا موصی

گواہ شد ۔ مسماۃ نیک بی بی زوجہ موصی

وصیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میں مسمی احمد دین ولد سلطان قوم کشمیری پٹ ساکن لاہور

اس وقت میرے پاس کوئی جائیداد نہیں اسواسطے میں موجودہ آمدنی کا دسواں حصہ دیتا رہوں گا۔ ۵۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ آج کی تاریخ کے بعد میں اگر کوئی جائیداد پیدا کروں یا میری مرنے کے بعد کوئی جائیداد سوائے جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو تو اُس فاضلہ کی متعلق میری یہی وصیت ہے جسکا مفصل ذکر میں نے فقرہ ۲ میں کر دیا ہے میں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکورہ کو اطلاع دیتا رہونگا

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہوں تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایت انجمن مذکورہ جو اب شائع ہو چکے ہیں یا آئندہ شائع ہوں گے۔ دارالامان قادیان میں پہنچائی جاوے وہاں کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کیجاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اور اخراجات ہوں اُن اخراجات کی متکفل میری یہ جائیداد و وصیت جسکا ذکر میں نے فقرہ ۲ میں کیا ہے ہرگز نہیں ہے ان اخراجات حسب مشورہ کارپردازان مقبرہ بہشتی اور لکھے ہیں رقم اخراجات کو انجمن مذکور کے حوالہ کرونگا جسکا اعلان میں انجمن مذکور کیطرف سے کراونگا اور اگر ان اخراجات کیلئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں ادا نکر سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی رقم سے کم ہوئی تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس میں یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہوگی ان اخراجات کو متکفل ہوگی اور میرے ورثا و الی اخراجات کو ادا کرنیکے ذمہ دار ہونگے جو میری روح کی نجات کا باعث ہونگے اور پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھینگے۔ (۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ چونکہ یہ وصیت ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر بحالات آئندہ کے باعث جنکا اسوقت مجھے علم نہیں ہے میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی یا قادیان میں بھی نہ پہنچ سکے تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے جسکا ذکر فقرہ ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہیگی

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میان شیر محمد صاحب - میرپور - ریاست جمون

میان نظام الدین صاحب ولد روڈا ساکن کٹاریان ڈاکخانہ خاص

میان حسین ولد بوڑا ساکن کوٹلہ متصل شام نگر تحصیل امرت سر

علی شیر خان صاحب ارگامے خانصاحب ساکن چنگا بنگیال

شیخ محمد حسین صاحب ولد شیخ غلام قادر صاحب گرداور بندوبست - ایبٹ آباد

شیخ علی محمد صاحب ولد شیخ فقیراللہ صاحب - گرداور چونڈہ باجوہ - ضلع سیالکوٹ

نذر محمد صاحب ولد نور عالم صاحب ساکن گجھی ڈاکخانہ بیڑ - ضلع ہزارہ

محمد عرفان صاحب ولد امان اللہ صاحب 〃 〃

محمد جان صاحب ولد محمد اسمعیل صاحب ساکن تھیاتھین ڈاکخانہ شیروان ضلع ہزارہ

رحمت اللہ خان صاحب ولد بلند خان صاحب کاٹھ گڑہ

عبدالواحد صاحب 〃 〃 〃 〃

علی احمد خان صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ ولد غلام قادر خان صاحب - سٹرونہ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور

سید احمد شاہ صاحب ساکن کٹالیان تحصیل پسرور - سیالکوٹ

لبھا 〃 〃 〃 〃 〃 〃

حسن شاہ صاحب ولد احمد شاہ صاحب 〃 〃 〃 〃

میان بہاول الدین صاحب 〃 〃 〃 〃 〃

میان حیات محمد صاحب 〃 〃 〃 〃

الہی بخش صاحب 〃 〃 〃 〃 〃 〃

میان اللہ دتا صاحب 〃 〃 〃 〃 〃

جمعیت صاحب 〃 〃 〃 〃 〃 〃

بدرالدین - امیر بخش صاحب 〃 〃 〃 〃 〃

میان ولی داد صاحب 〃 〃 〃 〃 〃

میان محمد دین صاحب ترکھان - گوئیکی ضلع گوجرات

میان خلاص جٹ 〃 〃 〃 〃

میان ولی محمد صاحب 〃 〃 〃 〃

میان عبدالکریم صاحب - گھوڑے واہ ضلع گورداسپور

میان محمد دین صاحب سولاکیے گوراٹہ ڈاکخانہ چونڈکے سیالکوٹ

میان جلال الدین صاحب 〃 〃 〃 〃

میان اقبال دین صاحب 〃 〃 〃 〃

میان امام دین صاحب سولاکیے ڈاکخانہ چونڈکے تہانہ ڈسکہ (سیالکوٹ)

میان الہ دین صاحب 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

میان امام الدین صاحب - کریام نوان شہر جالندہر

میان نظام الدین صاحب 〃 〃 〃 〃 〃

میان امرار الدین صاحب 〃 〃 〃 〃 〃

میان عزیز الدین صاحب 〃 〃 〃 〃 〃 〃

دختر امام الدین صاحب 〃 〃 〃 〃 〃 〃

اہلیہ امام الدین صاحب 〃 〃 〃 〃 〃 〃

میان امام الدین صاحب گریان - پھلورہ - سیالکوٹ

شاہ محمد صاحب 〃 〃 〃 〃 〃

مسمات وزیری بنت سعدی جے پور

شہزادہ صولت جنگ صاحب خلف الرشید شہزادہ حمید جنگ صاحب لودیانہ

میان غلام محمد صاحب - سرگودہ

عنایت اللہ خان صاحب نمبردار - منہہ سوجہ - رعیہ سیالکوٹ

حکیم احمد اللہ صاحب شہر میانوالی

اہلیہ قادر بخش صاحب مرحوم آگوار ٹبیان جگراون لودیانہ

احمد الدین - حیات محمد صاحب چوکنانوالی - کنجاہ - گوجرات

⁂

۴ اپریل کے لرزناک زلزلہ کی یادگار

۴ - اپریل کی صبح کسکو یاد نہین یہ وہی تاریخ ہے جس مین بائیس برس کی پیشگوئی پوری ہوئی -

یہ پیشگوئی

جس کتاب مین تہی اس کیلئے ایک خاص رعایت کرتے ہین ایسی رعایت جو پھر کبھی دیکھنے کی امید نہ رکھنی چاہیئے

احمدی بھائیون کیلئے نادر موقع ہے

براہین احمدیہ نہایت عمدہ ڈمی کاغذ پر چھپی ہوئی حجم ۶۰۰ صفحہ غیر مجلد اصل قیمت ۵؎ رعایتی ۴؎ مجلد ۱؎ ازیادہ - درشین مجلد ۶؎ غیر مجلد ۴؎ - ۴ اپریل سے ۲۵ اپریل تک جو درخواستین آئین گی انکی اسی رعایتی قیمت پر تعمیل کیجاویگی ہرگز سستی نہ کرو ۲۵ اپریل کے بعد یہ کتابین اصل قیمت پر ملینگی -

المشتہر - ناظم بکڈپو اینجنسی قادیان ضلع گورداسپور

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبداللہ ساکن راہون ضلع جالندہر جنہون نے لنڈن آسٹریلیا - افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی و یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین - مین امید کرتا ہون کہ لوگونکو ان سے فائدہ پہونچے - نورالدین

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم - میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہین جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین - چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے - اس واسطے مین ان کی بجوشی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو صاحب اس کو پسند فرماوین گے وہ خوش ہون گے معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاوے اور پھر فیصلہ ہوگا - خط و کتابت میرے نام ہو - ایڈیٹر

۲ ہمارے ایک مکرم دوست کہ جو قوم کے سید ہین اور ایک ریاست مین ایک معزز عہدے پر ممتاز ہین اور اس سلسلہ مین اول درجہ کے مخلصین مین سے ہین اور ان کو حضرت بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہین ان کو ایک ضرورت شرعی یعنی حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منشا ہے کہ وہ اس غرض کے لئے دوسری شادی کرین اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبارون کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے حضرت صاحب نے بھی خود عاجز کو زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ مین کوشش کرو اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا - ایڈیٹر

(صاحب مشتہر اپنے اشتہار کے خود ذمہ دار ہیں نہ کہ اہل بدر۔ اس کے متعلق تمام خط وکتابت عرب صاحب سے کرکے احباب فیصلہ کرلیں محکمہ بدر کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ ایڈیٹر)

قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآن ہے

عربی زبان کی خدمت (عربی بول چال)

برادران دین کو واضح ہو کہ میں نے ایک کتاب مسمّی (عربی بول چال) تصنیف کی ہے جس میں آٹھ فصلیں اور ایک خاتمہ ہے پہلی فصل میں اوامر الٰہیہ جو قرآن شریف میں بیان کئے گئے ہیں۔ الحمد شریف سے سورۂ والناس تک۔ دوسری فصل میں نصائح ہیں مختصر مختصر فقرے ماخوذ از احادیث نبویہ اور منتخبات عربیہ۔ تیسری فصل امثال عجیب وغریب طرز پر ہے۔ چوتھی فصل میں عربی روزمرہ بول چال سوال و جواب پانچویں فصل میں صرف ونحو سہل طرز میں۔ چھٹی فصل لطیفے اور چیستان۔ ساتویں فصل۔ فقرات مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ عربی زبان سیکھنے کیلئے۔ آٹھویں فصل۔ فوائد ماخوذ از درس حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب بطور سوال و جواب۔ جو میں نے چھ برس میں ذخیرہ کیا ہے۔ خاتمہ۔ ارکان اسلام روزانہ نماز اور حج۔ زکوۃ۔ نماز عیدین نماز جنازہ۔ اس کتاب کے دو کالم ہونگے ایک میں عربی اور دوسرے میں اردو۔ اور وہ میرے خیال میں ۲۰۰ دو سو صفحہ سے زیادہ ہوگی۔ اور اس پر قریباً تین ۳۰۰ سو روپیہ خرچ ہوگا کیونکہ ایک ہزار ۱۰۰۰ جلد چھاپنی ہے قیمت فی جلد ۱۲ ا مقرر کیگئی ہے اور ہوگی آٹھ آنے۔ اور ایک کتاب مسمّی مجموعہ میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی انکی تمام نظمیں اور نثریں اکٹھی کیگئی ہیں اور اس پر قریباً دو ۲۰۰ سو روپیہ خرچ ہوگا انکی آٹھ سو جلد چھپیگی قیمت فی جلد ۸/ پس تین ۳۰۰ سو روپیہ عربی بول چال پر خرچ ہوگا اور دو ۲۰۰ سو روپیہ مجموعہ میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی پر خرچ ہوگا کل پانسو روپیہ کا خرچ ہے اور یہ روپیہ اصل لاگت ہے اور فروختنی ۱۱۵۰ روپیہ انشاء اللہ ہو جائیگا۔ پس اصل لاگت جو پانسو روپیہ ہوگی ایک ۱۰۰ سو حصہ پر تقسیم کیگئی یعنی فی حصہ پانچ روپیہ مقرر ہوا ہے پس ضرور شائقین زبان عربی کو چاہیئے کہ وہ شراکت کریں۔ کم سے کم ایک حصہ کے لئے شراکت ہو۔ ایک حصہ سے دس حصہ تک شراکت منظور ہے زیادہ نہیں۔ **شرائط شراکت** (۱) حق تصنیف عربی بول چال اور اس کا چھاپنا اور فروخت کرنا اور مجموعہ میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی کا چھاپنا اور فروخت کرنا کے لحاظ سے نصف منافع کا مستحق ہونگا۔ اور نصف منافع ایک سو حصہ پر تقسیم کیا جائیگا (۲) ایک ماہ کے اندر اندر ہر صاحب حصہ کا روپیہ میرے پاس ارسال کرے (۳) ایک برس تک حساب کیا جاویگا جو فروخت ہوگا اصل لاگت مع منافع تقسیم کیا جائیگا۔ (۴) جس وقت کوئی صاحب حصہ کا روپیہ بھیجدیگا اس کی رسید مع شہداکرام اس کی خدمت میں ارسال کیجاویگی۔ (۵) ایک کتاب عربی بول چال ایک کتاب مجموعہ میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی بطور نذرانہ چھاپنے پر ہر ایک شراکت کنندہ کو ارسال کیجاویگی مفت۔ مکرر صاف طور تاکیداً یہ تحریر ہے کہ آپ بہت جلد اس کو ملاحظہ کرکے اپنے ارادہ سے جو صاحب شراکت کو منظور فرماویں وہ بندہ کو اطلاع بخشیں اور مبلغات ارسال فرماویں۔ **المشتہر** عبدالحی عرب از قادیان ضلع گورداسپور۔ نوٹ۔ جسوقت حصص جمع ہونگے سب نام بذریعہ اخبار شائع کئے جاوینگے۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔